النساء

لجنہ اماء اللہ کینیڈا

مذہبی، علمی و ادبی مجلّہ

جنوری تا اپریل 2016ء

جلد # 28۔ شمارہ نمبر 1

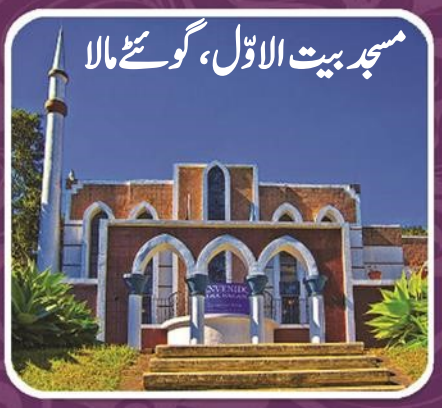
مسجد بیت الاوّل، گوئٹے مالا

مسجد بیت المبارک، بھارت

مسجد بیت السمیع، امریکہ

مسجد بیت الکریم، جرمنی

دُنیا بھر میں
احمدیہ مساجد

مسجد بیت الہدیٰ، آسٹریلیا

مسجد بیت اقصیٰ، پاکستان

مسجد ناصر، سورینام

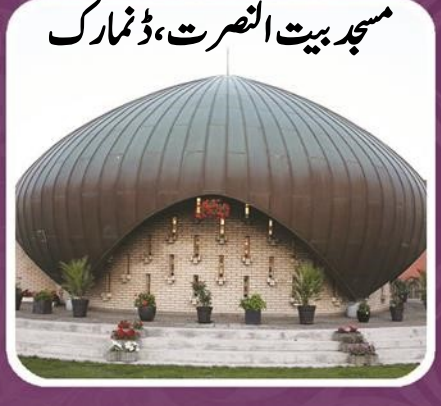
مسجد بیت النصرت، ڈنمارک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

النساء

لجنہ اماء اللہ کینیڈا

مذہبی، علمی و ادبی مجلّہ

جلد# 28۔ جنوری تا اپریل 2016ء۔ شمارہ نمبر 1

نگرانِ اعلیٰ

مکرم و محترم ملک لال خان صاحب

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

زیرِ نگرانی

مکرمہ و محترمہ امتہ النور داؤد صاحبہ

صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

نیشنل سیکرٹری اشاعت

ڈاکٹر امتہ القدوس فرحت صاحبہ

مدیرہ اُردو

فرزانہ سنوری صاحبہ

پروف ریڈرز

طاہرہ نسیم صاحبہ، عنبرین منظور صاحبہ، فوزیہ خواجہ صاحبہ

اردو کمپوزنگ اور تزئین و زیبائش

تحمیدہ ولی صاحبہ، ناصرہ نسیم صاحبہ، آن چوہدری صاحبہ

رضوانہ سلمٰی صاحبہ، وجیہہ قیوم صاحبہ، ثمرہ مبشر صاحبہ

مینجر

لائقہ احمد صاحبہ

پبلشر

جیمنگ گرافکس

عنوانات

کلامِ الٰہی، کلامِ رسول ﷺ، کلامِ امام الزماںؑ	1
اداریہ	2
چندہ اشاعت کا اجراء	3
خطبہ جمعہ	4
حمدِ باری تعالیٰ	11
مساجد از رُوئے قرآن	12
مسجد بیت الاسلام، کینیڈا کی پہلی مسجد	13
مساجد کی تعمیر توحید کا قیام	14
مسجد بیت النور، کیلگری	16
نظم، مسجد	18
مساجد، اسلام اور مسلمانوں کی پہچان	19
مسجد بیت الرحمٰن، وینکوور	20
اسلامی معاشرہ میں مساجد کا کردار	23
صد شُکر ہے خدایا، صد شکر ہے خدایا	25
محفلِ مشاعرہ، وان ایسٹ	26
تتلی	27

النساء میں اشتہار دیئے جانے کے لئے

1- ایک پورے صفحہ کا اشتہار: $250 /-

2- آدھے صفحہ کا اشتہار: $150 /-

3- 1/4 صفحہ کا اشتہار: $100 /-

اشتہار ارسال کرنے کیلئے email: annisaa@lajna.ca

کلامِ الٰہی

فِیۡ بُیُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَ یُذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ ۙ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیۡہَا بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ ﴿۳۷﴾

(سورہ النور: آیت 37)

ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اِذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح وشام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ (سورہ النور: آیت 37)

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ کُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا وَ لَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۳۲﴾ ع

(سورہ الاعراف: آیت 32)

اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباسِ تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(سورہ الاعراف: آیت 32)

کلامِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بُرۡدَۃَ عَنۡ اَبِیۡ مُوۡسٰی قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعۡظَمَ النَّاسِ اَجۡرًا فِی الصَّلٰوۃِ اَبۡعَدُھُمۡ اِلَیۡھَا مَمۡشًی فَاَبۡعَدُھُمۡ وَالَّذِیۡ یَنۡتَظِرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الۡاِمَامِ۔

(مسلم جلد اوّل باب کتاب المساج ومواضع الصلوٰۃ)

حضرت ابو مُوسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے نماز کا سب سے بڑا اجر اُس آدمی کو ملتا ہے جو سب سے زیادہ دور سے اس کی طرف چل کر آتا ہے پھر جو اس کے بعد میں آنے والا ہو اور وہ آدمی جو امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیئے نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہو۔

(مسلم جلد اوّل باب کتاب المساج ومواضع الصلوٰۃ)

کلامِ امام الزماں علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیّت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اُسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو، تب خدا برکت دے گا۔۔۔۔ جماعت کی اپنی ایک مسجد ہونی چاہیئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہیئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں“۔

(ملفوظات جلد 4 ایڈیشن 2010ء صفحہ 93)

اداریہ

انسان کی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے ۔عبادت گاہ کو ہر مذہب میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ لیکن بُت پرستی کے سوا مسجد ہر اُس شخص کے لئے عبادت گاہ ہے جو ایک خدا پر یقین رکھتا ہو۔

مسجد خدا تعالیٰ کا گھر ہونے کے باعث پاکیزگی و طہارت کے اعلیٰ نمونے کو پیش کرتی ہے۔ اسی لئے مساجد کے آداب کا احترام کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ چند انتہائی اہم اور ضروری مسائل و آدابِ مسجد ذیل میں ہیں۔

1- مسجد میں پاک و صاف ہو کر، صاف ستھرا لباس پہن کر اور باوضو جانا چاہیئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بھی خوب پاک و صاف ہو کر کسی مسجد کی طرف جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔ (ابو داؤد)

2- جب مسجد میں داخل ہوں تو دو نفل ادا کرنے چاہئیں۔ (مشکوٰۃ)

5- مساجد میں باجماعت نمازوں کو ادا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ مسجدوں کی اصل زینت نمازیوں کے ساتھ ہے نہ کہ عمارتوں کے ساتھ۔ (آدابِ حیات)

6- مساجد میں صف بندی کا خیال رکھنا چاہیئے اور نماز ادا کرنے کے وقت صفوں کو ضرور درست کرنا چاہیئے۔ کیونکہ صفوں کی درُستی نماز کی تکمیل کا ایک ضروری جزو ہے۔ (آدابِ حیات)

مسجد میں نماز کی ادائیگی میں صف بندی انسانوں کو مساوات کی ایک نہایت خوبصورت تعلیم دیتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

”جو صف کو ملائے گا۔ اس کو اللہ تعالیٰ ملائے گا اور جو صف توڑے گا۔ اللہ اس کو قطع کر دے گا“۔ (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ)

خواتین سے متعلق مسجد کے چند آداب

مردوں کی طرح عورتوں پر بھی باجماعت نماز ادا کرنے کیلئے مسجد میں جانا پسندیدہ ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ” اگر تم میں سے کسی کی بیوی اس سے مسجد میں جانے کی اجازت طلب کرے تو وہ اُسے مت روکے۔ (بخاری کتاب الاذان)

خواتین کو مسجد میں جاتے ہوئے لباس کی زینت کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی اور باپردگی کا بھی پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ” نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتا“۔ (ابو داؤد)

نماز ادا نہ کرنے والی خواتین کو بحالتِ مجبوری مسجد میں صفوں کے درمیان نہیں بیٹھنا چاہیئے کیونکہ اسطرح صفوں میں فاصلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے۔ برابر ہو جاؤ۔ اور جُدا جُدا مت ہو کہ تمہارے دل جُدا جُدا ہو جائیں گے۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

خواتین عموماً نماز کی ادائیگی کے بعد لاعلمی میں اپنے ذاتی معاملات سے متعلق مسجد میں بات چیت شروع کر دیتی ہیں۔ جبکہ مساجد میں بیٹھ کر گپیں ہانکنا اور اِدھر اُدھر کی فضول باتیں کرنا سخت ناپسندیدہ ہے۔ کیونکہ مساجد خدا تعالیٰ کی عبادت کیلئے بنائی گئی ہیں۔

مسجد میں خالص ذاتی باتیں کرنا منع ہے۔ اس لئے مسجد میں کھوئی ہوئی چیز تلاش کرنے کی بھی ممانعت ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ ”جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں اپنی گم شدہ شے کو تلاش کرنے کے واسطے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کرے کہ تم وہ شے نہ پاؤ یعنی تم کو وہ شے نہ ملے“۔ (سُنن نسائی باب فضائل المساجد)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسجد میں عبادت کی غرض سے کئے جانے والے کاموں کے علاوہ دیگر مشاغل ناپسندیدہ ہیں۔ لیکن علمی، دینی اور تربیتی مجالس کے پروگرام مساجد میں منعقد کئے جاسکتے ہیں۔

مساجد کے ادب و احترام کو ملحوظِ خاطر رکھے جانے اور مزید آگاہی حاصل کرنے کیلئے اس رسالے میں متفرق مضامین شامل ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں مسجد کے آداب کو سمجھنے اور اس ضمن میں اپنی آئندہ نسلوں کی بہترین تربیت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

چندہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کینیڈا کا اجراء

لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تاریخ میں ایک بابرکت قدم کا نفاذ

ڈاکٹر امتہ القدوس فرحت

نیشنل سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ کینیڈا

وَمِنْهُمْ سَابِقٌ ۢ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿۳۳﴾

اور ان میں ایسے بھی ہیں جو نیکیوں میں اللہ کے حکم سے آگے بڑھ جانے والے ہیں۔ یہی ہے جو بہت بڑا فضل ہے۔ (سورۃ الفاطر:33)

پس منظر

لجنہ چندہ اشاعت کی تجویز ڈیپارٹمنٹ آف اشاعت کی طرف سے 2015 میں پیش کی گئی۔ مرکزی مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی متفقہ رائے کے بعد اس تجویز کو مجلس شوریٰ 2015ء کے ایجنڈا میں شامل کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایجنڈا کیلئے اس تجویز کو منظور فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوریِ کے بعد اس تجویز کو مجلس شوری 2015ء میں پیش کیا گیا۔ اس تجویز کی ذیلی کمیٹی کی 100 فیصد ممبرات اور اجلاس عام میں تقریباً تمام ممبرات نے مکمل حمایت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت لجنہ اماء اللہ کینیڈا کو دسمبر 2015ء میں چندہ اشاعت نافذ کرنے کی منظوری عطا فرمائی۔ الحمدللہ۔

چندہ اشاعت کا مقصد

اس چندہ کے اجرا کا اصل مقصد لجنہ کی اشاعتی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کرنا اور اس کے لئے درکار اخراجات کو پورا کرنا ہے۔ علاوہ ازیں کینیڈا بھر کی تمام لجنہ ممبرات کو النساء کی مفت فراہمی اور اس رسالے کی ہر لجنہ ممبر کے گھر کے پتہ پر بذریعہ ڈاک مفت ترسیل بھی ہے۔

اشاعت کے منصوبوں میں رسائل اور کتب کی اشاعت، عوامی سینٹرز میں قرآن مجید کی نمائش، کتابی میلے اور دوسری سرگرمیوں کا انعقاد شامل ہے۔ علاوہ ازیں ممکن حد تک لجنات کو رسائل اور کتب کی فراہمی رعائتی قیمتوں پر دستیاب کرنا ہے۔

النساء

النساء ہمارا ادبی اور معلوماتی مجلہ ہے جس کا مقصد لجنات اور ناصرات کو اخلاقی، دینی، علمی اور ادبی روایات و تعلیمات سے روشناس کروانا ہے۔ تاہم صرف 25 فیصد سے بھی کم ممبرات اس رسالہ سے مستفید ہو پاتی تھیں۔ مزید یہ کہ لجنات کو یہ رسالہ پہنچانے کے لئے مفت اور سستے طریقے اختیار کرنے کی وجہ سے رسالہ ملنے میں ہمیشہ ہی تاخیر ہو جاتی تھی۔ چندہ اشاعت کے اجراء کے ساتھ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ النساء اب ہر گھر میں احمدیہ گزٹ کے طرح مفت بذریعہ ڈاک بھجوایا جائے گا۔ انشاء اللہ! اس طرح ہر گھرانہ اس مجلے سے مستفیض ہو سکے گا۔ اور النساء بروقت ہر گھر میں پہنچ سکے گا۔ قطع نظر اس کے کہ کوئی رہائش مرکز سے کتنی دور ہے۔

قرآن مجید کی نمائش

قرآن مجید کی نمائش کے لیے جگہ کرائے پر لی جاتی ہے۔ غیر مسلم مہمانوں کے لیے مفت کتب اور تحائف اور اکثر اوقات ضیافت کے اخراجات بھی ہوتے ہیں۔ ہم یہ سب تقاریب شعبہ تبلیغ کے تعاون سے کرتے رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ چندہ اشاعت کے اجراء سے ہم اشاعتی سرگرمیوں کو مزید وسعت دے سکتے ہیں۔ نیز کتب کے سٹال، قرآن مجید کی نمائش اور کتب کی رعایتی قیمتیں فراہم کرنے کے لیے کچھ رقم فراہم ہو سکے گی۔ انشااللہ۔

شرح چندہ

اس چندہ کی شرح کم از کم پانچ ڈالر فی ممبر سالانہ مقرر کی گئی ہے۔ ہر لجنہ ممبر پر لازم ہے کے وہ یہ چندہ ادا کرے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی جناب سے ہماری اس حقیر سی کاوش کو قبولیت اور برکت سے نوازے اور اس چندے کے اجراء کو حقیقی معنوں میں اشاعتِ اسلام احمدیت کی ترقی و ترویج میں انتہائی ممد و معاون ثابت فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

خطبہ جمعہ

اگر نمازوں کی ادائیگی نہیں، اگر عبادتوں کی طرف توجہ نہیں تو پھر یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں۔ یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم دنیا میں انقلاب پیدا کر دیں گے۔

اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے بجائے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آپس میں بھی پیار اور محبت سے رہیں اور اس پیار اور محبت کو اس معاشرے میں بھی پھیلائیں۔ اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ صرف مسجد بننے سے وہ خصوصیات پیدا نہیں ہو جائیں گی بلکہ اس کے لئے کوشش کرنی ہو گی۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 نومبر 2015ء بمطابق 20 / نبوت 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الاحد، ناگویا، جاپان

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○

جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

الحمد للہ آج جماعت احمدیہ جاپان کو اپنی پہلی مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعمیر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ لوگ اُس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جو مسجد بنانے کا مقصد ہے۔ مسجد تو غیر از جماعت اور دوسرے مسلمان بھی بناتے ہیں اور لاکھوں ڈالر خرچ کر کے بہت خوبصورت مساجد بناتے ہیں۔ یہاں جاپان میں گو جماعت احمدیہ مسلمہ کی یہ پہلی مسجد ہے لیکن ملک کی پہلی مسجد نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں دوسرے مسلمانوں کی سو (100) یا اس سے زائد مساجد ہیں۔ پس صرف مسجد بنالینا کوئی ایسی بات نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ جاپان میں آنے کا ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔ بعض یہ بات بھی بڑے فخر سے بتاتے ہیں کہ یہ مسجد جو ہم نے بنائی ہے یہ گنجائش کے اعتبار سے جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے لیکن یہ بات بھی کوئی ایسی اہم بات نہیں ہے کہ ہم سمجھیں کہ ہم نے اپنی انتہاؤں کو حاصل کر لیا ہے۔ ہمارا مقصد تو تب پورا ہو گا جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور ہم اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ہم اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے اونچے معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ ہم اسلام کے خوبصورت پیغام کو، اس کی خوبصورت تعلیم کو اس قوم کے ہر فرد تک پہنچانے والے ہوں۔

جب جاپان کو مذہبی آزادی ملی اور جاپانیوں کا بھی مذہب کی طرف رجحان پیدا ہوا تو اسلام کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی۔ جب یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم میں لائی گئی تو آپ نے جاپانیوں تک حقیقی اسلام پہنچانے کی خواہش کا بڑی شدت سے اظہار کیا۔ آج سے ایک سو سال پہلے یہ واضح فرمایا کہ اگر اسلام کی طرف جاپانیوں کا رجحان پیدا ہوا ہے تو پھر حقیقی اسلام کا پیغام بھی انہیں پہنچانا چاہیئے ورنہ جاپانیوں کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ مردہ مذہب کی طرف جائیں۔ آپؑ نے فرمایا

کہ جن کے اندر یعنی دوسرے مسلمانوں کے اندر خود اسلام کی رُوح نہیں ہے وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے ۔فرمایا کہ دوسرے مسلمان تو وحی کا دروازہ بند کر کے اپنے مذہب کو مُردے کی طرح بنا چکے ہیں۔ آپؑ نے بڑے درد سے فرمایا کہ دوسرے مسلمان یہ بات کہہ کے کہ وحی کا دروازہ بند ہو گیا صرف اپنے پر ہی ظلم نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی اپنے عقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے غیر مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں آپؑ نے اپنے ماننے والوں کو کہا کہ چاہیئے کہ اس جماعت میں چند آدمی اس کام کے لیئے تیار کیئے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 452۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پھر آپ نے جاپانیوں میں تبلیغ کے لیئے کتاب لکھنے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔(ماخوذ از ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 20۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ علیہ السلام جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے آئے تھے جاپان بھی اس سے باہر نہیں، جزائر بھی اس سے باہر نہیں اور باقی دنیا بھی اس سے باہر نہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آپ لوگوں کو اس ملک میں آنے کا موقع میسر آیا۔یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آپ میں سے ایسے بھی ہیں جن کو یہاں آکر اللہ تعالیٰ نے اُن کے کاروباروں میں ترقی دی۔ تقریباً تمام ہی ایسے ہیں جن کے حالات یہاں آکر پاکستان کی نسبت معاشی لحاظ سے بھی بہتر ہوئے آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی اور یقیناً ان میں سے ایسے بھی ہوں گے جن کی خواہش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سن کر یہ ہو کہ کاش ہمیں موقع ملے تو ہم بھی جاپان میں بھی اور دنیا میں بھی پھیل کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام پہنچائیں لیکن اُن کی حسرت اُن کے دلوں میں ہی رہی۔لیکن آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ جاپان میں بھی آئے اور دنیا میں بھی نکلے تا کہ اس پیغام کو پہنچا سکیں۔کیا صرف معاشی آسودگی حاصل کرنے کیلئے آپ جاپان میں آئے تھے؟حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اس بات پر دکھ کا اظہار فرما رہے ہیں کہ دوسرے مسلمانوں نے جاپان میں اسلام کو کیا پھیلانا ہے کہ یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کے کلام و وحی کا دروازہ بند کر کے اسلام کو مردہ مذہب بنا چکے ہیں اور جاپانیوں کو یا دنیا میں کسی بھی ملک کے رہنے والوں کو مردہ مذہب کی کیا ضرورت ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں یہ تو تم لوگ ہو جو اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت دے سکتے ہو اور اس کی خوبیاں دنیا کو بتا سکتے ہو۔

جب اللہ تعالیٰ سے تعلق کے راستے بند کر دیئے تو مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں میں کیا فرق رہ گیا۔اگر اسلام کی برتری دنیا پر ثابت کرنی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کر کے ثابت کی جا سکتی ہے۔دنیا کو یہ بتا کر برتری ثابت کی جا سکتی ہے کہ اسلام کا خدا اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار۔پس یہ برتری ثابت کرنے کے لئے یہاں آکر آپ کی معاشی آسودگی ہی کافی نہیں اور یقیناً نہیں ہے۔بلکہ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔اسلام کو پھیلنے کے لئے کسی تلوار کی ضرورت نہیں ہے۔اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جن کا خدا تعالیٰ پر کامل اور مکمل یقین اور ایمان ہو۔اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جن کی عبادت کے معیار بلند ہوں۔اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جو قتل و غارت گری کرنے کے بجائے اپنے نفسوں کے خلاف جہاد کر کے اپنی عملی حالتوں کو درست کرنے والے ہوں۔مسلمانوں کی حالت کا یہ بڑا سخت المیہ ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی زندہ وحی اور تعلق کا انکار کر بیٹھے ہیں اور دوسری طرف تلوار سے اسلام کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ سختی سے اسلام کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔متشدد ہوتے چلے جا رہے ہیں۔معصوموں کو قتل کر کے اسلام کی خدمت کا دعویٰ کرتے ہیں۔اب پچھلے دنوں میں پیرس میں جو واقعہ ہوا۔ انتہائی ظالمانہ فعل تھا۔یہ لوگ یہ عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نہیں بلکہ اس کی ناراضگی کو مول لے رہے ہیں۔پس اس لحاظ سے بھی آج احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جہاں اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں وہاں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ساتھ دوسروں کو تبلیغ کریں۔

پس یہ مسجد جو بنائی ہے تو اس کا حق ادا کریں۔اس حق کو ادا کرنے کیلئے اسے پانچ وقت آباد کریں۔اس کا حق ادا کرنے کیلئے اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں۔اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی عملی حالتوں کے جائزے لیں۔اس کا حق ادا کرنے کے لئے تبلیغ کے میدان میں وسعت پیدا کریں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ جہاں اسلام کا تعارف کروانا ہو وہاں مسجد بنا دو تو تبلیغ کے راستے اور تعارف کے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 119۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ مسجد آپ پر ذمہ داری ڈال رہی ہے کہ جہاں عبادتوں کے معیاروں کو اونچا کریں وہاں تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔

اب افتتاح سے پہلے ہی میڈیا نے اس مسجد کی

کافی کوریج بھی دے دی ہے اور اس حوالے سے ایک امن پسند اسلام کا تعارف اہل ملک کے سامنے پیش کیا ہے۔ پس اس تعارف سے فائدہ اٹھانا اب یہاں رہنے والے ہر احمدی کا کام ہے۔ جاپانیوں کے لئے مسجد تو کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ یہاں جیسا کہ میں نے بتایا کہا جاتا ہے کہ سو کے قریب مساجد ہیں تو ہماری اس مسجد کے افتتاح کو اتنی اہمیت کیوں؟ اس لئے کہ عام مسلمانوں سے ہٹ کر ہم اسلام کی تصویر دکھاتے ہیں۔ وہ حقیقی تصویر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی اور جس کے دکھانے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے۔ پس اس تصویر کو دکھانے کے لئے آپ کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہو گی اور یہ ذمہ داریاں نہیں ادا ہو سکتیں جب تک کہ آپ صرف عقیدے کی پختگی تک ہی قائم نہ ہوں بلکہ عملی حالتوں کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی بھی کوشش کرنے والے ہوں۔ آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے میں بڑھنے والے ہوں۔ جہاں ہمارے آقا و مطاع کی نظر ہے جہاں آپ کے غلامِ صادق کی نظر ہے، ہمیں اپنی نظریں اس طرف پھیرنی ہوں گی۔ آپ نے کیا کیا؟ آپ نے کیا دکھایا؟ آپ نے ماحول میں بھی اس پیار اور محبت کا عملی اظہار کیا جس کی تعلیم دی۔ اس کا ذکر ہمیں قرآن کریم میں بھی ملتا ہے۔ پس صرف یہ کہہ دینا کہ الحمدللہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا، الحمدللہ ہم احمدی ہیں، کافی نہیں ہے۔

جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں جن باتوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے اس کے اس زمانے میں مخاطب احمدی مسلمان ہی ہیں کیونکہ ہم ہی ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔ ہم ہی ہیں جن میں نظامِ خلافت دین کی تمکنت کے لئے جاری ہے۔ ایک احمدی مسلمان کے لئے، اس زمانے کے امام کو ماننے والے کے لئے، خلافت سے وابستہ رہنے کا دعویٰ کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض اصولی باتیں بیان فرما دیں کہ ایک تو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ رکھو کہ یہ تمہاری پیدائش کا بنیادی مقصد ہے۔ اگر نمازوں کی ادائیگی نہیں، اگر عبادتوں کی طرف توجہ نہیں تو پھر یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں۔ یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم دنیا میں انقلاب پیدا کریں گے۔ یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مان لیا ہے۔ کیونکہ آپ نے تو اپنی آمد کا مقصد ہی بندے کو خدا تعالیٰ سے جوڑنے کا بتایا ہے۔

اور پھر فرمایا کہ دوسرا مقصد ایک دوسرے کے حق ادا کرنا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد سوم صفحہ 95 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ اپنے مال میں سے بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر انسانیت کی بھلائی اور بہتری کے لئے خرچ کرنے والے ہیں۔ اور صرف اپنی زندگیوں میں ہی یہ انقلاب پیدا نہیں کرتے کہ تقویٰ پر چلنے والی زندگی گزارو بلکہ اپنے نمونے دکھا کر دوسروں کو بھی اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔ انہیں بھی بتاتے ہیں کہ زندگی کا اصل مقصد کیا ہے۔ انہیں بتاتے ہیں کہ شیطان سے کس طرح بچ کر رہنا ہے۔ پس اگر ہم اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے فرستادے کے ماننے والے ہیں تو ہمیں ان باتوں کا خیال رکھنا ہو گا کہ ہم پر جو اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہوا ہے جبکہ دوسرے مسلمان بکھرے پڑے ہیں ان کے پاس کوئی آواز نہیں ہے جو انہیں ایک ہاتھ کی طرف بلائے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر اور پھر آپ کے بعد آپ کے جاری نظامِ خلافت کے ذریعہ وہ تمکنت عطا فرمائی ہے کہ ہم ایک آواز پر اُٹھنے اور بیٹھنے والے ہیں۔ تمکنت صرف حکومت کا ملنا ہی نہیں ہے بلکہ ایک رُعب کا ظاہر ہونا بھی ہے اور سکونِ دل کا پیدا ہونا بھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی آئے گا جب حکومتیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آکر صحیح اسلام کو سمجھیں گی۔ لیکن اس وقت بھی دنیا اب ہماری طرف دیکھنے لگ گئی ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم بتاؤ۔ پس یہ بھی ایک تمکنت اور رُعب ہے جو اب دنیا پر اللہ تعالیٰ ڈال رہا ہے۔ لیکن اس سے فائدہ اٹھانے والے وہی ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی بات کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس فضل کے وارث بننے کے لیئے نیکیوں پر قائم ہو جاؤ اور اس کو پھیلاؤ اور برائیوں سے بچو اور دوسروں کو بچاؤ۔ پس جب تک اس پر قائم رہو گے۔ اس بنیادی اصول کو پکڑے رہو گے، ترقیاں کرتے چلے جاؤ گے۔

پس ہر احمدی کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اپنے اعمال میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دیتا چلا جائے۔ تبھی دنیا کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکیں گے اور یہی چیز پھر اُس تمکنت کا بھی باعث بنے گی جب حکومتیں بھی اس حقیقی تعلیم کے تابع ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئیں گی۔ پس اللہ تعالیٰ بہت بڑے مقاصد کے حصول کی حقیقی مسلمانوں کو خوشخبری دے رہا ہے لیکن اُن مسلمانوں کو جو ظالم نہ ہوں بلکہ انصاف پر قائم ہوں۔ جو خدا تعالیٰ کو بھولنے والے نہ ہوں بلکہ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ جو

دوسروں کے حقوق غصب کرنے والے نہ ہوں بلکہ حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ جو خود غرض نہ ہوں بلکہ بے نفس ہوں۔ جو خلافتِ احمدیہ سے وفا کا تعلق رکھتے ہوں۔ صرف اجتماعوں پر عہد دہرانے والے نہ ہوں بلکہ نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں سے روکنے کے لئے پہلے اپنے نفس کے جائزے لینے والے ہوں۔ جو نظام جماعت کی حفاظت کے لیئے اپنی اَناؤں کو قربان کرنے والے ہوں۔ پس یہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا مقرب بنائیں گی۔ یہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے والا بھی بنائیں گی۔ یہ چیزیں ہیں جو وہ حقیقی احمدی بننے والا بنائیں گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ماننے والوں سے توقع رکھتے ہیں۔

آپ میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم خلافت کے لئے ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن جب آپس کی رنجشوں اور چپقلشوں کو ختم کرنے اور ایک وحدت بننے کا کہا جاتا ہے تو پھر سو بہانے بھی تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔ پس اگر حقیقی مومن بننا ہے تو فساد کے بہانے اور راستے تلاش کرنے والا بننے کی بجائے قربانی کر کے امن اور سلامتی قائم کرنے والا بنیں۔ جب اس مسجد کی طرف منسوب ہو رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ ایک اینٹ، سیمنٹ، پتھر کی عمارت کی طرف منسوب نہیں ہو رہے بلکہ اس شخص کی طرف منسوب ہو رہے ہیں۔ جسکو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اس لئے بھیجا ہے کہ بندے کو خدا سے جوڑے اور تمام ذاتی رنجشوں اور خواہشوں اور اَناؤں کو ختم کرتے ہوئے اس نظام میں پروئے جو قربانی چاہتا ہے صرف مال کی قربانی نہیں بلکہ اپنی اَناؤں کی قربانی بھی۔ صرف امر بالمعروف دوسروں کے لئے نہیں چاہتا بلکہ پہلے اپنے نفس کو متوجہ کرتا ہے کہ کیا تم جو کہہ رہے ہو وہ کرتے بھی ہو۔ نہی عن المنکر کے لئے دوسروں کو کہنے سے پہلے اپنے نفس کے جائزے لینے کے لیئے کہتا ہے۔

آپ میں سے اکثریت پاکستان سے آئے ہوؤں کی ہے جہاں آپ کو عبادت کرنے پر سختیاں اور پابندیاں اور تنگیاں برداشت کرنی پڑیں یا کرنی پڑتی ہیں۔ جہاں آپ کو اپنی مسجد کو مسجد کہنے کی سزا کاٹنی پڑتی ہے۔ جہاں آپ کو سلامتی کا پیغام دینے پر تین سال کے لئے جیل جانا پڑتا ہے۔ بعض آپ میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنی تنگیوں کی وجہ سے یہاں اسائلم بھی کیا ہے۔ کچھ کاروباری لوگ بھی ہیں۔ پس اس بات کو سوچیں، اس پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں آپ پر کس قدر فضل فرمایا ہے کہ عبادت کرنے پر یہاں کوئی سختی نہیں ہے۔ مسجد کو مسجد کہنے پر کوئی سزا نہیں ہے۔ آپ کے سلامتی کے پیغام کو بجائے جیل میں بھجوانے کے پسند کیا جاتا ہے۔ پس کیا یہ باتیں اس بات کا تقاضا نہیں کرتیں کہ اپنے آپ میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچانیں۔ اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے بجائے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آپس میں بھی پیار اور محبت سے رہیں اور اس پیار اور محبت کو اس معاشرے میں بھی پھیلائیں۔ اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ صرف مسجد بننے سے وہ خصوصیات پیدا نہیں ہو جائیں گی بلکہ اس کے لئے کوشش کرنی ہو گی۔ ان خصوصیات کا خدا تعالیٰ نے ایک جگہ قرآن کریم میں یوں ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے کہ

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبہ:112) کہ توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (للہ) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے، اور بُری باتوں سے روکنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچّے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دے دے۔ پس جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ایک انسان کے حقیقی مومن بننے کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ توبہ کرے یعنی اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے مکمل طور پر ان سے بچنے کا عہد کرے۔ گناہ صرف بڑے بڑے گناہ نہیں ہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی غلطیاں جو نظام میں خرابی پیدا کرتی ہیں وہ بھی گناہ بن جاتے ہیں اور جب اس عہد پر قائم ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرتے ہوئے اس کی عبادت کرنا ایک مومن کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر اپنے آپ کو چلانا ایک مومن کا فرض ہے اور خدا تعالیٰ کی مرضی کیا ہے؟

جیسا کہ میں پہلے بھی اس کا ذکر کر آیا ہوں، خدا تعالیٰ کی مرضی یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی عبادت کرے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔ پس نہ امیروں اور کاروباری لوگوں کے لئے کوئی گنجائش ہے کہ عبادت سے باہر ہوں، نہ عام انسانوں کے لئے اور غریبوں کے لئے کوئی گنجائش ہے کہ عبادت میں سُستی کریں۔ مسجد بنانے میں بعض نے بہت بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں یا بعض کم آمدنی والوں نے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر مالی قربانیاں کی ہیں۔ بچوں نے بھی بڑے اعلیٰ نمونے قائم کیئے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ آپ میں سے کسی کو بھی چاہے اُس نے اِس مسجد کی تعمیر میں بے انتہا قربانی کی ہے اس بات سے بَری نہیں کر دیتا کہ

عبادتوں میں سستی دکھائیں۔یہ قربانیاں بھی تبھی قبول ہوں گی جب اس مسجد کی آبادی کا بھی حق ادا کریں گے۔اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حمد کرنے والے بنو۔خدا تعالیٰ کی حمد کا حق اس کی عبادت سے ادا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی حمد کریں کہ اس نے مسجد بنانے کے لئے قربانی کی توفیق دی۔اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کریں کہ اس نے یہ مسجد عطا فرما کر تبلیغ کے میدان کھولے اللہ تعالیٰ کی حمد اس طرح کریں کہ اس نے اسلام کی خوبصورت تعلیم بتانے کے لئے نئے راستے کھولے۔اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کریں کہ اس نے آپ کے معاشی حالات بہتر کئے اور یہ معاشی حالات کا بہتر ہونا کسی کی عقل اور ہوشیاری اور علم کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کریں۔اس طرح اس کا حق ادا کریں اللہ تعالیٰ کی حمد یہ بھی ہے کہ بعض ناموافق حالات اگر آجائیں تو اس پر بھی اسکا شکر ادا کرتے چلے جائیں۔کبھی ناشکری نہ کریں۔اللہ تعالیٰ کی حمد اس طرح بھی کریں کہ اس نے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور ضائع ہونے سے بچالیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن اپنے سفروں کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بناتا ہے۔پس اس لحاظ سے آپ کا اس ملک میں آنا تبلیغ کے میدان میں ترقی کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہونا چاہیئے۔

پھر فرمایا کہ مومن رکوع کرنے والے ہیں ایک تو نمازوں کے رکوع ہیں لیکن اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اپنے وقت کو، اپنی جان کو، اپنے مال کو دین کی راہ میں قربان کرنے والے ہیں۔پس اپنے عہدوں کا خیال رکھیں۔صرف جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عہد رسمًا نہ دہرائیں بلکہ اس کی عملی تصویر بنیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کے لئے ساجد ہونا بھی ضروری ہے۔یعنی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔اپنی دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ مومن سجدہ کی حالت میں خدا تعالیٰ کے قریب ترین ہوتا ہے۔(صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب مایقال فی الرکوع و السجود حدیث نمبر 1083) پس اس قربت کے سجدے تلاش کرنے کی کوشش کریں۔صرف ماتھا زمین پر ٹکا دینا ہی سجدہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے آگے جھک کر اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا سب کچھ قربان کرتے ہوئے اور اپنی اَناؤں کو پیچھے رکھتے ہوئے، اپنی عزت کو بھولتے ہوئے، اپنی عزت کو پس پشت ڈالتے ہوئے، اس کے حکموں پر چلتے ہوئے نظام کی پابندی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔اور نظام کی اطاعت بھی اس لیئے کہ یہ کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔یہ بھی اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے۔پس سجدے اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کیلئے ہوتے ہیں اور اُس وقت ہوتے ہیں جب انسان میں عاجزی پیدا ہوتی ہے۔اس کی تلاش ہمیں کرنی چاہیئے۔پس جب یہ عاجزانہ سجدوں کی توفیق ہمیں مل جائے، خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی انتہائی کوشش کی طرف توجہ ہو تو پھر اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ دوسروں کو بھی نیک باتوں کی تلقین کر کے خدا تعالیٰ کے قریب لائیں۔پھر تبلیغ کی طرف توجہ کریں۔دوسروں کو بھی جو دنیا میں غرق ہو رہے ہیں خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنائیں۔دوسروں کو بھی گناہوں میں ڈوبنے اور آگ میں گرنے سے بچائیں آج یہی ہر احمدی کا کام ہے۔یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ دنیا کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچائیں۔

اور پھر یہ بھی یاد رکھیں جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں کہ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں ان باتوں پر نظر رکھیں اور ان کی حفاظت کریں۔یعنی ان پر عمل کی پوری پابندی کے ساتھ کوشش کریں جو باتیں اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں۔جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ان باتوں کی حفاظت کرنا بھی کام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے رسول نے بتائی ہیں۔ان باتوں کی طرف بھی توجہ دیں۔جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں اور اپنی جماعت سے توقع رکھی ہے۔ان باتوں کی طرف بھی توجہ کریں، انہیں سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں جو خلیفۂ وقت کی طرف سے آپ کو کہی جاتی ہیں۔اپنے ایمان اور عمل کی حفاظت کریں۔اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے ہمیں سرفراز فرمایا ہے اس کی قدر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے تمکنت دین کے لئے یہ لازمی جزو قرار دیا ہے اور ایسے مومنین کو خوشخبری دی ہے جو ان تمام باتوں پر عمل کرنے والے ہیں۔پس اپنے جائزے لیں اور اُن لوگوں میں شامل ہوں جن کو سچا مومن ہونے کی خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے اس زمانے کی ایجادات کو بھی ہمارے تابع کر دیا ہے۔جماعت ہر سال ایم ٹی اے پر لاکھوں ڈالر خرچ کرتی ہے۔یہ تبلیغ اور تربیت کا بہترین ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر خلیفۂ وقت سے رابطے کا ذریعہ ہے۔ایک ماں نے گزشتہ دنوں یہاں ملاقات میں ذکر کیا کہ بچوں کی تربیت کا انتظام نہیں ہے۔انتظام ہونا چاہیے تو بجائے اسکے کہ مبلغ کو یا انتظامیہ کو موردِ الزام ٹھہرائیں۔یہ سوچیں کہ ہفتہ میں چھ دن تو بچے یا ماں باپ کے پاس ہوتے ہیں یا سکول میں ہوتے ہیں جب وہ گھر میں ہوں تو ان کو کم از کم خلیفۂ وقت کے پروگراموں کو سننے کی طرف توجہ دلائیں۔اس سے ایک تعلق اور محبت قائم ہو گا۔اس سے تربیت ہو گی انہیں جماعت کی وحدت کا پتہ چلے گا۔پس ماں باپ نے اگر اپنی اگلی نسلوں کو سنبھالنا ہے تو خود بھی خلیفۂ

وقت کے پروگراموں کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑیں اور اپنے بچوں کو بھی جوڑیں۔

بعض غیر احمدی بھی مجھے بعض دفعہ لکھتے ہیں کہ آپ کا خطبہ یا فلاں پروگرام سُن کر ہمیں دین کی حقیقت کا پتا چلا۔ احمدی کو تو دین سیکھنے اور اصلاح کے لئے اور وحدت قائم کرنے کے لئے خلیفۂ وقت کے پروگراموں کے ساتھ جڑنا بے انتہا ضروری ہے۔ اگر یہاں مثلاً جاپان میں وقت کا فرق ہے تو وہاں جب لائیو خطبہ اَور وقت ہو رہا ہوتا ہے تو مختلف اوقات میں پروگرام آتے ہیں سنے جاسکتے ہیں۔

ایک بیماری بعض لوگوں میں یہ ہے کہ ایک دوسرے کی برائیاں تلاش کرتے رہتے ہیں۔ بجائے برائیاں تلاش کرنے کے تعمیری کاموں پر اپنا وقت لگائیں۔

اس طرح عہدیدار بھی چاہے وہ صدر جماعت ہیں یا دوسرے عہدیدار ہیں محبت اور پیار سے لوگوں کی تربیت کریں۔ محبت اور پیار کو فروغ دیں۔ رنجشیں بڑھانے کے بجائے محبتیں بڑھانے کی کوشش کریں۔ دوسروں کو تو پیغام دے رہے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور خود دلوں میں اگر بغض اور کینے ہوں تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ جو بھی ایسی حالت میں ہیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر اس حالت کو بدلیں۔ اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جن کو سچا مومن ہونے کی خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔

بعض دفعہ گھروں میں نظام جماعت کے خلاف باتیں کرنے یا عہدیداروں کے خلاف باتیں کرنے کو ایک معمولی چیز سمجھا جاتا ہے لیکن غیر محسوس طور پر اس سے آپ لوگ اپنی اگلی نسلوں کو خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ پس سوچیں کہ دعویٰ تو ہم یہ کر رہے ہیں کہ امر بالمعروف کریں گے اور نہی عن المنکر کریں گے۔ نیکیوں کو پھیلائیں گے اور برائیوں کو روکیں گے تو پھر پہلے اپنے اور اپنے گھر کے افراد اور بچوں کو اس کا مخاطب بنائیں ورنہ آپ کی تبلیغ کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔ یہ مسجد تو بنالی ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ اس مسجد کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے بنیں۔

جاپانی احمدیوں سے بھی میں کہوں گا کہ دین سیکھیں اور اپنے ایمان و ایقان میں ترقی کریں۔ یہ نہ دیکھیں کہ فلاں پیدائشی احمدی یا پرانا احمدی کیسا ہے۔ اگر وہ دین کے معاملے میں کمزور تو آپ اس کے لئے ہدایت کا باعث بن جائیں۔ پہلے بھی کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں کہ خدا تعالیٰ کسی کا رشتہ دار نہیں ہے۔ جو نیک عمل کرے گا، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرے گا، اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پھر اس کے ساتھ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی اس اصل کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی گزارے اور یہ مسجد ہر احمدی کے ایمان میں بھی اور اس کی عملی حالت میں بھی ایک انقلابی تبدیلی پیدا کرنے والی ہو۔ صرف عارضی شوق اور جذبے سے مسجد بنانے والے نہ ہوں بلکہ حقیقت میں اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

مسجد کے بعض کوائف بھی میں پیش کر دیتا ہوں۔ مسجد کی زمین کا کُل رقبہ 1000 مربع میٹر ہے دو منزلہ عمارت ہے۔ جیسا کہ یہاں آنے والوں نے تو دیکھ لیا، دنیا والوں کو بتا دوں کہ یہ علاقے کی مین سڑک کے بالکل اوپر ہے۔ یہ سڑک جو ہے علاقے کی ساری بڑی سڑکوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ ہائی وے کے ایگزٹ (exit) کے بہت قریب ہے بلکہ اسے دو ہائی ویز (highways) لگتی ہیں۔ قریب ہی ریلوے سٹیشن موجود ہے۔ اس ریلوے سٹیشن سے Nagoya کے انٹرنیشنل ائیر پورٹ تک سیدھی ٹرین جاتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی اس میں بڑی سہولتیں ہیں۔ مسجد کا نام "بیت الاحد" میں نے رکھا تھا۔ یہاں تبرک کے لئے مسجد مبارک قادیان اور دارالمسیح کی اینٹیں بھی نصب ہیں۔ عمارت کی پہلی منزل پر مسجد کا مین ہال ہے۔ یہ ہال جس میں بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پانچ سو سے زائد نمازیوں کی گنجائش موجود ہے اور اوپر کی منزل میں لجنہ ہال ہے اور صحن ہے۔ وہاں چھوٹی سی سائبان لگا کر کچھ فنکشن بھی کئے جاسکتے ہیں اور اس کو شامل کر لیا جائے تو سات آٹھ سو نمازی ایک وقت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ دوسری منزل پر دفتر بھی ہے۔ چھوٹی سی لائبریری ہے۔ لجنہ ہال ہے۔ مربی ہاؤس ہے۔ گیسٹ رومز ہیں اور اس مسجد کی عمارت خریدی گئی تھی لیکن بعد میں اس میں تبدیلیاں کی گئیں۔ اس کی وجہ سے اس کو مسجد کا رنگ دینے کے لئے چاروں کونوں پہ منارے بھی تعمیر کئے گئے اور گنبد بھی بنایا گیا۔ اور یہ سڑک پر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ کھینچنے کا بڑا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہ مسجد نہ صرف جاپان بلکہ جو شمال مشرقی ایشیائی ممالک چین، کوریا، ہانگ کانگ، تائیوان وغیرہ ہیں، ان میں جماعت کی پہلی مسجد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو باقی جگہوں میں بھی راستے کھولنے کا ذریعہ بنائے اور وہاں بھی جماعتیں ترقی کریں اور مسجدیں بنانے والی ہوں۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ عمارت خرید کر اس کو مسجد میں تبدیل کیا گیا تھا۔ جون 2013ء میں یہ عمارت خریدی گئی تھی اور اس کی خرید اور تعمیر پر کُل تقریباً تیرہ کروڑ اٹھتر لاکھ یَین (137800000Yen) کی رقم خرچ ہوئی ہے۔ یہ تقریباً کوئی بارہ لاکھ ڈالر کے قریب بن جاتی ہے۔ اس میں سے تقریباً نصف سے کچھ کم تو مرکز کی

گرانٹ تھی یا مدد تھی۔باقی لوگوں نے، یہاں کی جماعت چھوٹی سی ہے،بڑی قربانی کرکے اس مسجد کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔جب یہ جگہ خریدی گئی تو پہلے تو یہی تھا کہ بڑی آسانی سے مسجد کی اجازت مل جائے گی لیکن پھر ایک وقت ایسا آیا کہ بہت مشکل لگ رہا تھا کہ اس مسجد کی تعمیر کی اجازت ملے۔جماعت کے نام رجسٹریشن اور بطور مسجد استعمال کرنا بڑا مشکل لگ رہا تھا کہ اس تعمیر کی اجازت ملے۔جماعت کے نام رجسٹریشن اور بطور مسجد استعمال کرنا بڑا مشکل لگ رہا تھا۔ایک دفعہ تو وکلاء نے مسجد کمیٹی کو مشورہ دیا کہ یہاں کام بہت مشکل معلوم ہوتا ہے اور جماعت رجسٹرڈ نہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے نام انتقال اور دیگر مسائل کا سامنا آسکتا ہے۔لہٰذا بہتر یہی ہے کہ اس معاہدے سے دستبردار ہو جائیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے راستے کی یہ ساری روکیں جو تھیں وہ ہٹا دیں۔لوکل لوگوں کی طرف سے مسائل پیدا ہونے کا یا اعتراض آنے کا خدشہ تھا۔کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔اس شہر میں یہ پہلی مسجد ہے لیکن لوکل لوگوں کے ساتھ جب میٹنگز کی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں کو بھی ایسا انشراح عطا کر دیا کہ انہوں نے فوراً اپنی رضامندی ظاہر کر دی۔بعض ان میں سے وقت یہاں بیٹھے ہوئے موجود بھی ہوں گے۔یہ تمام باتیں یہاں کے رہنے والے احمدیوں کے لئے ایمان اور یقین میں اضافے کا باعث ہونی چاہئیں اور مَیں پھر دوبارہ کہوں گا کہ انہیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

مسجد بیت الاحد کے لئے بعض بڑی مالی قربانی کے واقعات بھی ہوئے ہیں۔جب مسجد بنانے کی تحریک کی گئی تو ایک احمدی بھائی کہتے ہیں کہ جب ان کو محصّل نے یا سیکرٹری مال نے، جس نے بھی تحریک کی تو یہ احمدی ان کو اپنے ساتھ لے گئے کہ میرے ساتھ گھر چلیں اور جو کچھ ہے مَیں پیش کر دیتا ہوں۔ان کی اہلیہ جاپانی ہیں۔جب وہ گئے اور چندے کا بتایا تو انہوں نے مختلف ڈبّے لا کے سامنے رکھ دیئے اور جب ان میں سے رقمیں نکالی گئیں یا دیکھا گیا تو یہ ساری چیزیں تقریباً دس ہزار ڈالر مالیت کی تھیں۔اسی طرح صدر صاحب جاپان نے یہ بھی لکھا کہ بعض احباب کے حالات سے ہمیں آگاہی تھی کہ وہ زیادہ آسودہ حال نہیں ہیں لیکن انہوں نے اپنے اخراجات کو محدود کر کے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے قربانی کی سعادت حاصل کی اور ایک وقت میں انہوں نے جو رقم دینی تھی اس میں دو اڑھائی لاکھ ڈالر کی کمی آرہی تھی لیکن احباب نے بڑی قربانی کر کے تکلیف اٹھا کر یہ رقم ادا کی جو پہلے دے چکے تھے انہوں نے بھی پوری کوشش کی اور جو کچھ میسّر تھا لا کے پیش کر دیا اور اس طرح تقریباً ساتھ لاکھ ڈالر جمع ہو گئے۔ایک نوجوان طالبعلم پارٹ ٹائم جاب کر رہے ہیں۔اسّی ہزار ین ان کو تنخواہ ملتی ہے۔اس میں سے ہر مہینے پچاس ہزار ین مسجد کے لیئے ابھی تک پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں یا جب تک رپورٹ تھی اس وقت تک دیتے رہے۔احمدی بچے بڑی قربانیاں کرنے والے ہیں۔اپنی جیب خرچ لا کر مسجد کے لئے چندہ پیش کرتے رہے اور بچوں میں سب سے زیادہ قربانی ایک بچی نے کی ہے جس نے مختلف کرنسیوں کی صورت میں مختلف وقتوں میں جو اس کو تحفے تحائف اپنے بڑوں سے ملتے رہے وہ دیئے اور اس طرح جو رقم اس نے جمع کی ہوئی تھی وہ جمع کی گئی تو نو ہزار ڈالر کے قریب رقم بنی جو اس نے پیش کر دی۔احمدی خواتین نے بڑی قربانیاں کیں۔اپنے زیور پیش کر دیئے اور ایک خاتون نے تو اپنی چوبیس چوڑیاں پیش کر دیں۔پھر ایک اور ہیں انہوں نے اپنے زیورات جو ان کی والدہ کی طرف سے ملے تھے وہ دے دیئے۔ایک خاتون جو پاکستان سے آئی ہیں۔انہوں نے اپنے زیور کا نیا سیٹ مسجد کے لئے پیش کر دیا جو انہوں نے جنوری میں ہی اپنی بیٹی کی شادی کے لئے خریدا تھا۔اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کو اپنی جناب سے بے انتہا نوازے۔ان کے اموال میں برکت دے۔ان کے نفوس میں برکت دے۔انہیں ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ان سب کو اس مسجد کا حق ادا کرنے والا بنائے۔یہ مسجد جہاں ان کی عبادت کے معیار بلند کرے وہاں یہ آپس میں محبت پیار میں بھی بڑھنے والے ہوں اور اس محبت اور پیار کو دیکھ کر دوسروں کی بھی اس طرف توجہ پیدا ہو۔

غیر از جماعت ہمسایوں نے بھی بڑا محبت اور خلوص کا اظہار کیا ہے۔ایک جاپانی دوست کو جب علم ہوا کہ افتتاح میں شرکت کے لئے بیرون ملک سے کافی تعداد میں مہمان آرہے ہیں تو انہوں نے اپنا ایک بہت بڑا گھر جو تین منزلہ گھر ہے جماعت کو پیش کر دیا کہ اپنے مہمان اس میں ٹھہرائیں۔اسی طرح مسجد کے ہمسایوں کو جب پتا چلا کہ یہاں مسجد کے افتتاح کے لئے کثرت سے مہمانوں کی توقع ہے تو انہوں نے جماعت کے لئے کاروں کی پارکنگ کے لئے اپنی پارکنگ کی جگہ دے دی۔بالعموم جاپانی لوگ کسی بھی عمارت کے افتتاح وغیرہ کے موقع پر اس عمارت کو نہایت قیمتی پھولوں سے سجاتے ہیں۔جب دو جاپانی دوستوں کو پتہ چلا کہ جاپان کی جماعت احمدیہ کی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر مسجد کو پھولوں سے سجانا چاہتے ہیں۔چنانچہ انہوں نے پوری مدد کی۔

مسجد کی رجسٹریشن میں ایک غیر مسلم

وکیل اکیو نجیما(Akio Najima)صاحب کی معاونت کا بھی بیان کر دوں انہوں نے بڑا کام کیا ہے۔ یہ قانونی معاونت فراہم کرتے رہے۔ نہایت بے لوث انداز میں انہوں نے معاونت فرمائی۔ ان کے کام کی فیس کم از کم بیس ہزار ڈالر کے قریب بنتی ہے۔ لیکن ان کا کہنا تھا کہ جماعت احمدیہ کے جاپان پر احسانات ہیں اور اس کے بدلہ میں مَیں یہ کام معاوضے کے بغیر کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے کوئی فیس نہیں لی۔ اخبارات اور میڈیا میں بھی اس (مسجد) کا کافی ذکر ہے جیسا کہ میں شروع میں کہہ چکا ہوں۔ تمام بڑے اخبارات، معروف ٹی وی چینلز کے ذریعہ تعارف ہو چکا ہے اور 11/ نومبر کو مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کا اعلان کرتے ہوئے ملک کی دوسری بڑی اخبار نے یہ رپورٹ شائع کی تھی کہ 'مسلمان ''امن و محبت'' جن کے ایمان کا حصہ ہے'۔ جماعت احمدیہ جاپان کی مسجد اور کمیونٹی سینٹر آئی چی پریفیکچر کے تسوشیما شہر یعنی جو یہاں لوکل گورنمنٹ کا علاقہ ہے، میں تعمیر ہو گیا ہے۔ یہ مسجد پانچ چھوٹے بڑے میناروں پر مشتمل ہے اور پھر بتایا کہ اس میں پانچ سو کے قریب نمازی نمازیں ادا کر سکتے ہیں۔ پھر لکھا کہ امن و محبت کا پرچار اور اپنے معاشرت سے میل ملاپ بڑھاتے ہوئے پروگراموں کا انعقاد جماعت احمدیہ کا طُرّہ امتیاز ہے۔ جاپان میں زیادہ تر پاکستانی اور پندرہ دیگر قوموں سمیت اس جماعت کے دو سو کے قریب ممبر آباد ہیں۔ رضاکارانہ سرگرمیوں میں بھی پیش پیش رہنے والی جماعت ہے۔ یہ لوگ ''کوبے'' میں آنے والے زلزلہ اور سونامی اور شمالی جاپان میں آنے والے زلزلوں کے علاوہ اس سال آنے والے سیلاب کے بعد متاثرین کو کھانا وغیرہ تقسیم کر کے خدمت میں حصہ لیتے رہے۔

پس یہ اثر ہے جو جماعت احمدیہ کا دوسروں پر قائم ہے کہ پُر امن اور سلامتی پھیلانے والے اسلام کے نمائندے ہیں۔ خدمت خلق کرتے ہیں۔ اس کو قائم رکھنا اور اس اثر کو بڑھانا یہاں رہنے والے ہر احمدی کا کام ہے اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہر احمدی اس حقیقت کو پھیلانے والا بھی ہو کہ اسلام محبت اور سلامتی کا مذہب ہے اور ہماری مساجد اس کا symbol ہیں تا کہ اس قوم میں اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے کے راستے وسیع تر ہوتے چلے جائیں اور یہ قوم بھی ان خوش قسمتوں میں شامل ہو جائے جو اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والی اور محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو سمجھنے والی ہو۔ آمین۔

حمدِ باری تعالیٰ

مبارکہ ہاشمی

حمد و ثنا تیری ہے یہ بھی تیری عطا ہے
قربان جاؤں تیرے ہر شے پکارتی ہے
قربان جاؤں تیرے ہر شے میں تیری رضا ہے

ارض و سما جو تیرا کرتا ہے یہ اشارہ
ہو گا بنانے والا کس شان کا وہ اعلیٰ
جلوہ گر ہے ہر جاہ سب کا تو ہی ہے سہارا

تو رب العالمین ہے ہم سب کو یہ یقین ہے
رحمان نام تیرا شکر کرتا ہے بندہ تیرا

توکل کا بادشاہ ہے ہر بندہ مانگتا ہے
قدرت ہے تجھ کو حاصل سب کو نوازتا ہے

حیّ و قیوم بن کے ہر ذی کو جانتا ہے
ہر دم تو بولتا ہے سُنتا ہے دیکھتا ہے

بڑے سے بڑا ہو کچھ بھی یا ہو کوئی بھی ذرہ
یہ جاہ و حشمت سب کچھ اذن تیرے ہی سے چلتا

چابک جو تیرے دستے چاروں طرف ہیں پھرتے
پتا بھی جو ہے گِرتا حکم اس پہ تیرا چلتا

تو مجھ کو بخش دینا اے میرے پیارے قادر
گر تیری ہو عنایت رکھنا نہ پردہ کوئی حائل

مساجد از رُوئے قرآن

حافظہ امتہ السلام طارق
کیلگری ساؤتھ

مسجد خدا کا گھر ہے۔ جس کے ساتھ ایک مومن کی روحانی زندگی کا گہرا تعلق ہے اور قرآن کریم خدا تعالیٰ کی بے مثال کتاب ہے۔

ہمارے سیّد و مولیٰ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا ہوئیں۔ ان میں سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و اتم اور نہایت پیاری نعمت قرآن مجید ہے۔ اور ہم تمام تر ہدایت اس سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ جس میں زندگی کے ہر پہلو اور امور پر احکام و مضامین موجود ہیں۔

یاالٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

مسجد ایک مومن کی زندگی میں ایک محور کی حیثیت رکھتی ہے آیئے ذرا اک جھلک ان امور و احکام پر ڈالتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے مساجد کے متعلق قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔

پہلا گھر اور ہدایت کا ذریعہ

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۚ﴿۹۷﴾ (آل عمران:97)

یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان کے لیے بنایا گیا وہ ہے جو بکہ میں ہے (وہ) تمام جہانوں کے لیے مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا۔

مقام ابراہیم، امن کا گہوارہ اور حج بیت اللہ

فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ ۚ وَ مَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ؕ

(آل عمران:98)

اس میں روشن نشانات ہیں وہ ابراہیم کی قیام گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آجاتا ہے اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں۔ یعنی جو بھی اس حد تک جانے کی توفیق پائے اور جو انکار کرے تو اللہ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

بار بار اکٹھے ہونے کی جگہ

وَ اِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَ اَمۡنًا ؕ وَ اتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰہٖمَ مُصَلًّی ؕ وَ عَہِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَہِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَ الۡعٰکِفِیۡنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۱۲۶﴾ (البقرۃ:126)

اور جب ہم نے اپنے گھر کو لوگوں کے بار بار اکٹھا ہونے کی اور امن کی جگہ بنایا اور اے انسانوں ابراہیم کی عبادت کے مرتبہ میں سے کچھ نماز کے وقت اپنا لو۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے خوب پاک صاف رکھو۔

دائمی ترقی کا ذریعہ

جَعَلَ اللّٰہُ الۡکَعۡبَۃَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّہۡرَ الۡحَرَامَ (المائدہ:98)

اللہ نے کعبہ یعنی محفوظ گھر کو لوگوں کی دائمی ترقی کا ذریعہ بنایا ہے۔

حقیقی آبادکار

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَ لَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ ۟ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۱۸﴾

(التوبہ:18)

اللہ تعالیٰ کی مساجد کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اور نمازوں کو قائم کرتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا ہو قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائیں۔

مسجد کی اصل بنیاد

لَا تَقُمۡ فِیۡہِ اَبَدًا ؕ لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقۡوٰی مِنۡ اَوَّلِ یَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِیۡہِ ؕ فِیۡہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّتَطَہَّرُوۡا ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُطَّہِّرِیۡنَ ﴿۱۰۹﴾ (التوبہ:18)

اے نبی تو اس مسجد میں کبھی کھڑا نہ ہو۔ وہ مسجد جسکی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں جماعت کرانے کے لیے کھڑا ہو اس میں آنے والے ایسے لوگ ہیں جو خواہش رکھتے ہیں بالکل پاک ہو جائیں اور اللہ کامل پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

ملکیتِ مسجد اور وحدانیت کا قیام

وَّ اَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ (الجن:19)

(بقیہ صفحہ نمبر 27 پر)

مسجد بیت الاسلام

کینیڈا میں قائم ہونے والی پہلی مسجد

ماخوذ از
احمدیہ گزٹ کینیڈا۔ اکتوبر 1992ء
النداء — اپریل تا ستمبر 1992ء

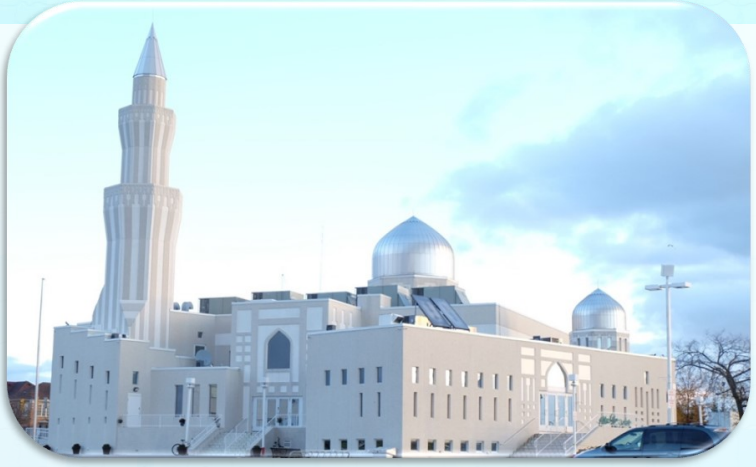

مسجد وہ مقدس عمارت ہے جس کے میناروں سے پانچ وقت ندائے ”اللہ اکبر“ کی صورت میں خدائے واحد و یگانہ کی عظمت و جبروت کا اعلان ہوتا ہے۔

جہاں اہلِ اسلام روزانہ پانچ مرتبہ اطاعت، فرمانبرداری اور مساوات کا تربیتی درس دیتے ہیں۔

دنیا میں اب تک کروڑھا مساجد بنائی جاچکی ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک ان کی تعمیر کا سلسلہ جاری رہے گا۔ یہ مساجد خدا کے پہلے گھر مکۃ المکرمہ میں بیت کعبہ کی نمائندگی میں بنائی جاتی ہیں۔

خدا کے اسی پہلے گھر کی نمائندگی میں کینیڈا میں جماعت احمدیہ کو مؤرخہ 20 ستمبر 1986ء بروز ہفتہ بمقام میپل کے شہر میں جو ٹورانٹو کے شمال میں قریباً چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے میں ”بیت الاسلام“ مسجد کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس عظیم ملک کی پہلی احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔

یہ جگہ Canada's Wonderland سے قریباً نصف میل شمال میں واقع ہے۔

سنگِ بنیاد رکھنے سے قبل حضور انور نے اعلان فرمایا کہ جماعت احمدیہ جہاں بھی اپنی مساجد تعمیر کرے گی۔ وہ قرآن کریم میں بیان فرمودہ اغراض اور انہی مقاصد کی تکمیل کے لئے ہی بنائے گی اور یہ مقاصد وہی ہیں جس کے لئے دنیا میں سب سے پہلے اللہ کا گھر تعمیر کیا گیا۔ جہاں تک ہم میں طاقت ہے خدا کی قسم کھا کر اعلان کرتے ہیں کہ یہ اللہ کا گھر بھی انہی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ (انشاء اللہ)

مسجد بیت الاسلام جماعت احمدیہ کینیڈا کی اجتماعی دعاؤں اور کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جماعت نے نہایت صبر کے ساتھ تعمیر کی تکمیل کا انتظار کیا۔ گو دبی خواہش سب کی یہی رہی کہ تکمیل کل کی بجائے آج ہو۔ اس مسجد کی تعمیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔

اس مسجد کی تعمیر میں ہر عمر کے لوگوں نے اپنی بساط سے بڑھ کر قربانی پیش کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نو عمر بچے بھی کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ بیسیوں بچوں نے کئی کئی مہینے پیسے جمع کر کے خوبصورت پوٹلیاں، ڈبے اور گولک بھر کر مسجد فنڈ میں پیش کئے۔ کئی بچوں نے اپنا بے بی بونس بھی اس کام کے لئے صرف کر دیا۔

مسجد کی تعمیر کا دور کچھ ایسا تھا جیسے ثواب اور سعادت حاصل کرنے کی ایک ٹرین چل رہی ہو جس نے بہت پُر پیچ راستوں سے گزرنا تھا۔ جب بھی مختلف رضاکار کام کے لئے آتے ان کو اکثر یہی مثال دی جاتی کہ اپنے اپنے ظرف کی بات ہے۔ اس ٹرین نے تو رکنا نہیں، اس نے تو چلنا ہی چلنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اپنے منزل مقصود تک ضرور پہنچنا ہے۔ اس لئے مسجد کے کام کو ایک سعادت کے طور پر ہی سمجھا جائے۔ لہٰذا کثیر تعداد میں رضاکاروں نے متفرق خدمات انجام دیں۔

17 اکتوبر 1992ء کا دن ہمارے لئے تاریخی دن تھا جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے شمالی امریکہ کی سب سے بڑی مسجد بیت الاسلام کا اپنے دستِ مبارک سے افتتاح فرمایا اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”مسجد خواہ کیسی بھی خوبصورت تعمیر کی جائے وہ اس وقت تک حسین نہیں ہوگی جب تک اس میں عبادت کرنے والے خوبصورت نہیں ہوں گے۔ روحانیت کسی مادی شے کا نام نہیں۔ یہ دل و دماغ اور روح کا سرمایہ ہوتا ہے۔“

مسجد کے افتتاح والے دن کینیڈا کے مختلف شہروں کی بلدیہ نے 17 اکتوبر 1992ء کو یومِ مسجد احمدیہ“ قرار دیا۔ اس کے علاوہ 16 تا 23 اکتوبر والے ہفتہ کو ”ہفتہ مسجد احمدیہ“ قرار دیا۔

مسجد بیت الاسلام افرادِ جماعت احمدیہ کینیڈا کے خوابوں کی تعبیر ہے اور اگلی نسلوں کے لئے ہماری طرف سے بہترین تحفہ ہے۔ یہ باوقار مسجد تنظیم، وفا اور قربانیوں کا حسین مرقع ہے۔

خدا تعالیٰ اس مسجد کی زینت میں نمازیوں کی بدولت تا ابد اضافہ فرماتا رہے۔ آمین۔

مساجد کی تعمیر۔ توحید کا قیام

فوزیہ خواجہ — ایڈمنٹن

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۷﴾

ترجمہ: یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان کے فائدے کے لیے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ مبارک اور باعث ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لیے۔

(سورۃ آل عمران۔ آیت 97)

اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو دینِ واحد پر اکٹھا کرنے کے لیے اس گھر کی تعمیر کروائی۔ جو مکہ میں ہے تا کہ اسکے ذریعہ ایسی قوم پیدا ہو سکے جو تمام بنی نوع انسان کے لیے فائدہ بخش ہو۔ اور اسکے ذریعہ تمام بنی نوع انسان خواہ کسی بھی قوم سے تعلق رکھتے ہوں وہ بلا امتیاز رنگ، نسل اور ایسے تمام امتیازات جو انھیں ایک دوسرے سے علیحدہ کرنیوالے ہوں وہ اس گھر سے دین و دنیا والے فوائد حاصل کر سکیں۔ اور جو تمام دنیا کے لیے ہدایت کا موجب ہو قیامت تک۔

چونکہ انسان کی پیدائش کا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اور اسکے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایسی جگہوں اور مکانوں سے بے حد محبت کرتا ہے۔ جو اس مقصد کے لیے تعمیر کی جاتی ہیں۔ مسجد وہ مقام ہے جسکے ذریعہ انسان رب العالمین سے تعلق پیدا کر کے اپنی دنیا اور آخرت سنوارتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سوائے مساجد کے ساری زمین تہہ و بالا کر دی جائے گی۔ (کنز العمال جلد 4 صفحہ 139)

مساجد ہی وہ مقام ہیں جہاں سے توحید باری تعالیٰ کا نور ضوفشاں ہوتا ہے۔ اور اسی نور نے ہمیشہ رہنا ہے۔ اور یہی نور زمین کا حسن ہے یہی وہ مقام ہے جو امن، تسکینِ قلوب، روحانیت، تقویٰ کا قیام اور باہمی تعاون اور اتحاد کے لیے بنائی جاتی ہے۔ تا کہ ان میں خدا کی عبادت کی جاسکے اور تمام بنی نوع انسان کو ایک ہی مرکز پر جمع کر سکیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ ”حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اسوقت اتنے مذاہب پائے جاتے ہیں اور ان مذاہب کی تعلیمیں آپس میں اس قدر مختلف ہیں اور ان مختلف مذاہب کے پیرو اپنے خیالات میں اتنا اختلاف رکھتے ہیں کہ بظاہر دنیا میں یک جہتی اور اتحاد پیدا ہونا ناممکن دکھائی دیتا ہے۔ صرف ایک ہی نقطہ مرکزی ہے جس پر تمام مذاہب کا اتحاد ہو سکتا ہے اور وہ توحیدِ باری تعالیٰ کا نقطہ ہے۔ جس طرح بھائی بھائی کا آپس میں اختلاف ہے لیکن باپ پر اتحاد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مذاہب کا آپس میں ہزار اختلاف سمجھیں توحیدِ باری ایک ایسا عقیدہ ہے جس میں دنیا کا کوئی مذہب اختلاف نہیں کر سکتا اور یہی مؤاخات پیدا کرنے کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔۔۔۔ پس اسلام نے امنِ عالم کے قیام کے لیے توحید کا سبق پیش کیا اور پھر اس سبق کو ہمیشہ کے لیے ذہنوں میں راسخ کرنے کے لیے اس نے مسلمانوں کو بیت اللہ کے ساتھ وابستہ کر دیا“۔ (تفسیرِ کبیر جلد ہفتم صفحہ 688)

مساجد کی تعمیر کسی قوم میں وحدت، اخوت، اخلاق و کردار، ایثار قربانی، یک جہتی اور اتحاد پیدا کرتی ہے۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر 18 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اللہ کی مساجد کو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ اور نمازوں کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور پھر اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔

اس آیت میں جہاں اور امور کا ذکر ہے وہاں اس بات کی بھی ضمانت دی گئی ہے کہ جو لوگ مساجد کو آباد کرتے ہیں وہ یقیناً کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں 20 ستمبر 1986ء کو جب کینیڈا کی پہلی مسجد بیت الاسلام کا سنگِ بنیاد رکھا گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس موقع پر فرمایا تھا۔

ہم جب بھی جہاں بھی مسجد یا اللہ کا گھر تعمیر کریں گے وہ سب ان پاک اور مقدس مقاصد کی تکمیل میں بنائے جائیں گے۔ جو قرآن کریم نے ہمیں بتائے اور سمجھائے ہیں۔ اللہ کے یہ گھر عداوتوں اور دشمنی کے مرکز نہیں ہوں گے ان میں نفرتیں پھیلانے کی سازشیں نہیں کی جائیں گی۔ نہ ہی دہشت گردی کے اڈے ہوں گے۔ ان مساجد میں ہماری بھرپور کوشش ہو گی کہ اس علاقے میں محبت اور امن کے لیے کونسی ترکیب بروئے کار لائی جائے۔ تا کہ یہاں کے رہنے والے خوشیوں اور مسرتوں کی زندگی گزار سکیں۔ اور یہ صرف اس لیے ہے کہ ہم امن کے ساتھ ساتھ محبت کے بھی دعویدار ہیں ہمارے دل انسانیت کے دکھ اور تکلیف سے سجائے گئے ہیں مگر دنیا کو یہ علم نہیں کہ یہی دکھ اور تکالیف قلبِ انسانی کی طہارت کا باعث

بنا کرتے ہیں۔

مساجد تقویٰ کی بنیادوں پر استوار کرنی چاہئیں اور اسکی خوبصورتی سے اسکے آنے والے عبادت گزاروں کے نرم دل ہونے چاہئیں جو عجز و نیاز سے بھرے ہوں اور تقویٰ اور عشقِ الٰہی سے منور ہوں۔ایک عالمی پیغام جو ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یورپین قوم کو لندن میں ایک قیام کے دوران ایک پریس کانفرنس میں دیا اور اسی پیغام کو آپ نے 19 اکتوبر 1980 کو جب سپین سے مسلمانوں کے اخراج کے ساتھ ایک سو پچاس سال بعد قرطبہ کے قریب پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمام انسان برابر ہیں خواہ غریب ہوں یا امیر۔پڑھے لکھے ہوں یا اَن پڑھ، دینِ حق ہمیں باہم محبت و الفت سے رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں انکساری سکھاتا ہے اور انسانوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے وقت ہمیں مسلم و غیر مسلم میں کسی قسم کی تمیز روا نہیں رکھنی چاہیئے۔انسانیت کا یہی تقاضا ہے۔میرا پیغام صرف یہی ہے کہ سب کے ساتھ پیار کرو اور نفرت کسی سے نہ کرو۔(حیاتِ ناصر صفحہ نمبر 658)

ہمارا کام مساجد کی تعمیر کے ذریعہ اس پیغام کو پھیلانا اور خدائے واحد کی عبادت کا پیغام دنیا میں پہنچانا ہے۔پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 24 فروری کو بمقام بیت الواحد یوکے کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر فرمایا۔

بیوت الذکر خالصتاً اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے ہیں۔جہاں انسان خالصتاً عبد بن کر آئے۔بیوت الذکر میں شرک کی بہر حال اجازت نہیں۔اب دنیا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور سچائی صرف اور صرف محمد رسول اللہ ﷺ اور بیوت الذکر کے ذریعے ہی پھیلے گی۔(روزنامہ الفضل ربوہ 28 فروری 2012ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے کہ ہم مساجد کی تعمیر کر سکیں۔اور تمام دنیا میں واحد و یگانہ خدا کا بول بالا ہو اور اسلام اور احمدیت کا پرچم لہرائے۔نیز اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے والے ہوں۔کیونکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص اللہ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ اسکے لیے جنت میں ویسا ہی گھر تعمیر کرے گا۔خدا کرے ہم سب ان جنتوں کے وارث ہوں۔آمین۔

قرأۃ العین

محترمہ ڈاکٹر امتہ القدوس فرحت صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ میری بیٹی ڈاکٹر سارہ احمد ملک صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سلمان سعید خان صاحب آف مسی ساگا ویسٹ جماعت کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مؤرخہ 14 نومبر 2015ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔بیٹی کا نام آنیہ احمد خان تجویز ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ محترم محمد امین رانا اور حبۃ الحی امین صاحبہ کو ۱۶ نومبر ۲۰۱۵ کو بیٹی سے نوازا ہے اس بچی کا نام عنایہ امین تجویز ہوا ہے عزیزہ عنایہ امین سلمھا مکرم چوہدری ناصر خان صاحب لنکانہ کی پوتی اور مکرم شیخ محمد قیوم کینیڈا کی نواسی ہے۔دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک نصیب کرے آمین۔

محترمہ میمونہ سمیع اور محترم اظہر نصیر صاحب سکاربرو کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی سے نوازا ہے۔حضورِ انور نے ازراہِ شفقت بچی کا نام زنوبیہ نصیر تجویز فرمایا ہے۔زنوبیہ نصیر صاحبہ محترمہ طلعت نصیر اور محترم نصیر احمد مرحوم پاکستان کی پوتی اور محترم سمیع اللہ شہید شہداد پور اور متین اختر صاحبہ سکاربرو کی نواسی اور وجیہہ قیوم وان ایسٹ ٹیم ممبر النساء کی بھانجی ہے۔اللہ تعالیٰ بچی کو ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دینِ اسلام احمدیت کی سچی خادمہ بنائے اور بچی کے نیک نصیب کرے آمین۔

مکرم چودھری محمد اعظم لنگاہ صاحب آف ربوہ حال مقیم ونڈزر جماعت کینیڈا تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھانجے چودھری کنول عباس لنگاہ اور بھانجی عالیہ علی صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مؤرخہ 9 جون 2015ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔بچے کا نام رایان عباس تجویز ہوا ہے اور وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔بچہ مکرم چودھری ارشد محمود لنگاہ صاحب ربوہ کا پوتا اور مکرم چودھری ظفر علی لنگاہ صاحب کا نواسہ ہے۔مکرم چودھری ظفر علی لنگاہ صاحب آف ادرحماں ضلع سرگودھا حال مقیم ونڈزر کینیڈا تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم چودھری وسیم علی صاحب اور بہو انیلہ علی کو مورخہ 18 اپریل 2015 کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام ”سبیکہ علی“ عطا فرمایا ہے۔بچی اللہ کے فضل سے وقفِ نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔عزیزہ سبیکہ علی مکرم چودھری ارشد محمود لنگاہ صاحب کی نواسی ہے۔خدا تعالیٰ سے بچوں کی صحت و سلامتی اور دین و دُنیا کے خادم بننے والے ہونے کی درخواستِ دُعا ہے۔آمین۔

مسجد بیت النور کیلگری

کیلگری میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ قیام 1977ء میں ہوا اور 1978ء میں جماعت نے بطور مشن ہاؤس ایک چھوٹا سا مکان خریدا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کی ترقی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ابتدائی سالوں میں یہاں کیلگری کی جماعت کا سالانہ بجٹ صرف 500 ڈالر تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے یہاں پندرہ ملین ڈالر کی لاگت سے ایک خوبصورت اور وسیع و عریض مسجد تعمیر کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے 2005ء کے دورہ کینیڈا کے دوران 18 جون 2005ء کو کیلگری میں اس پہلی احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا اور خلافت جوبلی کے بابرکت موقع پر اس مسجد کے باقاعدہ افتتاح کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2008ء میں کینیڈا تشریف لائے۔

بدھ کی شام مورخہ 2 جولائی 2008ء لجنہ اماء اللہ ویسٹرن کینیڈا اور ناصرات الاحمدیہ ویسٹرن کینیڈا بہت بے چینی سے اپنے پیارے امام کی آمد کا انتظار کر رہی تھیں۔ یہ انتظار کئی دنوں سے جاری تھا۔ ڈیوٹی دینے والی لجنہ تیاریوں کی تھکاوٹ کے باوجود پُرجوش تھیں۔ حضور کی آمد کا انتظار، دلوں میں جوش اور لبوں پر دعائیں عجیب روحانی نظارہ پیش کر رہی تھیں۔

اگرچہ تقریبات کی تیاری کا سلسلہ کئی دنوں سے جاری تھا۔ لاتعداد میٹنگ، تیاریاں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک دن پہلے ہی ہمارے پیارے ملک کینیڈا کا کینیڈا ڈے تھا۔ جس کو بھی بڑے زور و شور سے حضور کی ہدایت کے مطابق منایا گیا تھا۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مفت BBQ کا انتظام تھا۔ پریری ونڈ پارک میں یہ انتظام کیا گیا تھا۔ پریری ونڈ پارک مسجد بیت النور کیلگری کے بالکل سامنے واقع ہے۔

ایک نظر موسم پر بھی ڈالیں تو سارا سال برف کی آنکھ مچولی کے بعد صرف جولائی کا مہینہ ایسا آتا ہے جس میں خوب گرمی ہوتی ہے۔ اور درجہ حرارت 35 سنٹی گریڈ تک بھی چلا جاتا ہے۔ لیکن موسم نے بھی ایسا کمال دکھلایا کہ حضور کی آمد کے وقت نہ ہی بارش تھی اور نہ ہی بہت سخت دھوپ۔ مسجد کی باہر والی سڑک پر (جو کہ NE 54St ہے) لجنہ اماء اللہ ویسٹرن کینیڈا اور ناصرات الاحمدیہ ویسٹرن کینیڈا لائنوں کی صورت میں پیارے حضور کے استقبال کے لئے کھڑی تھیں۔ اس روز سڑک بند تھی۔ پولیس کیلگری بھی حضور کی سیکیورٹی کے لئے پہلے سے موجود تھی۔ ناصرات اپنی پیاری آواز میں "یا امیرالمومنین اھلاً وسھلاً و مرحبا" اور بے شمار نظمیں گا رہی تھیں۔ جو ماحول میں ایک خوبصورت رنگ بھر رہی تھیں۔ ناصرات نے تین طرح کی جھنڈیاں پکڑ رکھی تھیں۔ خلافت جوبلی کی جھنڈیاں، کینیڈا کی جھنڈیاں اور لوائے احمدیت کی جھنڈیاں جو دلوں میں ولولہ پیدا کر رہی تھیں اور ایک خاص بات وہ فلک شگاف نعرے تھے۔ جو لجنہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً لگتے رہے اور ان نعروں نے ایک دم سے جوش پکڑا جب پیارے حضور کی گاڑی ایئرپورٹ سے مسجد کے سامنے والی سڑک کے قریب پہنچ گئی اور حضور قطاروں میں موجود لجنہ، ناصرات کے درمیان سے مسجد کے سامنے پہنچے۔

واہ کیا حسین نظارہ تھا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے احاطہ کے اندر تشریف لے گئے اور مسجد بیت النور اور اس پورے کمپلیکس کا معائنہ فرمایا۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ جہاں یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے چار ایکڑ ہے اور یہ قطعہ زمین کیلگری شہر کے نارتھ ایسٹ علاقہ میں ہے۔ اس کمپلیکس کی تعمیر کا مجموعی رقبہ 48000 مربع فٹ ہے۔ اس میں مسجد بیت النور کے مین ہال کے علاوہ مسجد کے دونوں اطراف لابی ہے ایک طرف مردوں کے لئے اور دوسری طرف خواتین کے لئے یہ لابی ہے۔۔۔۔ واقفین نو بچوں، بچیوں کے لئے اور دیگر خدام، اطفال، ناصرات کے لئے مختلف کلاس روم بنائے گئے ہیں۔ جو پوری طرح فرنیچر کے ساتھ آراستہ ہیں، جہاں ان کی تربیتی و تعلیمی کلاسز منعقد ہوں گی۔ اس کمپلیکس میں داخل ہونے کے لئے مختلف اطراف سے راستے ہیں۔ جگہ جگہ پینے کے پانی کی سہولیت مہیا کی گئی ہے اور MTA کے لیئے بڑے سائز کی سکرینیں بھی جگہ جگہ لگی ہوئی ہیں۔ انسان جہاں بھی

چاہے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے MTA دیکھ سکتا ہے۔ یہ مسجد اور یہ کمپلیکس جدید طرز پر تعمیر کیا گیا ہے اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے کیلگری شہر میں یہ منفرد اہمیت کی حامل عمارت ہے جس کا روشن مینار اور گنبد بہت دور سے نظر آتے ہیں اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔۔۔۔۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد، دونوں اطرف کی لابی، ملٹی پرپز ہال، ڈائننگ ہال، کچن، سٹور اوار تمام دفاتر اور کلاس رومز اور دیگر سہولیات کا معائنہ فرمایا اور اس خوبصورت مسجد اور کمپلیکس کی تعمیر پر اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ اسی کمپلیکس کے ایک احاطہ میں گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ یہاں کیلگری میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائش اسی رہائشی حصہ میں تھی۔ مسجد کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 2008ء صفحہ نمبر 13)

مسجد بیت النور رات کو بھی بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ روشنیوں میں مسجد کی بیرونی چاردیواری پر ایک ترتیب کے ساتھ لکھی ہوئی اللہ تعالیٰ کی صفات چمکتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں اور دور سے نظر آتی ہیں اور پڑھی جاتی ہیں۔ اس مسجد کی طرف جانے والی سڑک کیلگری کی مقامی انتظامیہ نے جماعت کے حوالے کر دی ہے کہ جیسے چاہیں اس کو استعمال کریں۔ اپنی سہولت اور انتظام کی خاطر بے شک اس کو بلاک کر دیں۔ عام پبلک دوسرے راستہ سے جائے گی"۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 2008ء صفحہ نمبر 13)

پیارے حضور کی آمد پر قادیان اور ربوہ کے لنگر خانہ کے جلسہ کے دنوں کی یاد تازہ ہوگئی۔ کہ جس طرح ضیافت کی ٹیم ناشتہ، دوپہر کا کھانا اور رات کے کھانے کو مہمانوں میں تقسیم کر رہی تھی۔ یہاں یہ بات خصوصیت سے قابلِ ذکر ہے کہ کثرتِ ڈیوٹی کے باعث بعض ڈیوٹی پر متعین خواتین کے پاؤں سوج جاتے۔ لیکن اس کے باوجود سب ممبرات خوشی خوشی اپنی ڈیوٹی ادا کرتی رہیں۔ ناشتہ میں تمام لوازمات اور چائے ملتی رہی۔ اسی طرح باقی کھانے کے اوقات میں بھی بہترین کھانا دیا جاتا رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی کیلگری آمد کے موقع پر اکثر و بیشتر میڈیا کے اراکین بھی مسجد بیت النور کے احاطہ میں نظر آتے رہے۔ جنہوں نے حضور انور کے مسجد کے افتتاح کی خبر ٹی وی پر بھی نشر کی۔

آئیں اب ذرا مسجد بیت النور کے احاطہ میں چلتے ہیں۔ داخل ہوتے ہی رجسٹریشن کی ٹیم سب ممبرات کو خوش آمدید کہتی ہے اور لجنہ اور ناصرات اور ساتھ چھوٹے بچوں کا اندراج کرتی ہے۔ رجسٹریشن کی مارکی پر ہی ذرا نظر دوڑائیں تو بڑے وسیع پیمانے پر سٹالز نظر آتے ہیں۔ ان میں کپڑے، کتابیں، کھانے پینے کی متفرق اشیاء وغیرہ بھی وافر مقدار میں موجود تھیں۔ ایسے موقع پر شیر خوار بچوں کے لئے بھی خوراک و دودھ کا انتظام تھا۔

اسی دن محترمہ حضرت صاحبزادی امتہ السبوح صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارکی کا دورہ فرمایا۔ مارکی میں موجود کچھ لجنہ ممبرات نے ان سے مصافحہ بھی کیا۔

لجنہ مارکی میں لجنہ تقریباً سارا دن رہتیں۔ نمازوں کی ادائیگی ہوتی۔ باقاعدہ جلسہ تو نہ تھا۔ لیکن آنکھوں نے جو روحانی نظارے دیکھے وہ کسی جلسہ سے کم نہ تھے۔

اگلے دن بروز جمعۃ المبارک مسجد بیت النور کیلگری میں حضور انور نے فجر کی نماز پڑھائی۔ فجر کی نماز کی ادائیگی کے ساتھ ہی ڈیوٹی پر موجود لجنہ و ناصرات اپنے اپنے شعبہ کے کام کرنے لگیں۔ کیوں کہ آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا براہِ راست خطبہ دنیا کے 170 ملکوں میں نشر ہونا تھا اور زیادہ مہمانوں کی آمد متوقع تھی۔ لہٰذا بہت ذمہ داری کے ساتھ ڈیوٹی سرانجام دینے کی ضرورت تھی۔ تمام ڈیوٹی پر متعین خواتین انتہائی تازہ دم تھیں۔ آخر کیوں نہ ہوتیں 27 مئی 2008ء کو پیارے آقا کے پیچھے خلافت سے وفا کا وعدہ بھی تو کیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے ساتھ بیت النور کیلگری کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا:

"الحمدللہ جماعت احمدیہ کینیڈا کو ایک اور مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ گو کہ نمازوں کے ساتھ اس کا افتتاح تو ہو چکا ہے لیکن رسمی افتتاح خطبہ جمعہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ کیلگری میں ایک لمبے عرصہ سے مسجد کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ کچھ سال پہلے اگر مسجد بنتی تو ہو سکتا ہے کہ اتنی بڑی اور خوبصورت مسجد نہ بنتی"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"پس ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اُس نے جماعت احمدیہ کینیڈا کو اس علاقے میں ایک خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق دی۔ یہ مسجد جو تقریباً 15 ملین ڈالر کی لاگت سے بنی ہے اور یہاں یہ جگہ بھی بڑی اچھی مل گئی ہے۔ چار ایکڑ کا رقبہ ہے۔ اس مسجد کا نقشہ اس لحاظ سے بہت خوبصورت اور اچھا ہے کہ ایک تو مسجد کا مین ہال (main hall) ہے۔۔۔۔ رہائش کے حصے ہیں، جماعت اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر ہیں۔ تو ایک اچھا بڑا کمپلیکس ہے۔ بہرحال فی الحال تو جماعتی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ضرورتیں بھی بڑھاتا رہے اور اُس کے حضور مزید پیش کرنے کی اور مزید مسجدیں بنانے کی توفیق بھی ہم پاتے رہیں"۔

پھر فرمایا کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد کو یا مسجدوں کو جماعت کے پھیلانے کا ذریعہ بتایا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد بھی اس مقصد کو پورا کرنے والی ہو اور پھر جیسا کہ میں نے کہا ایک سے اگلی مسجد بھی تعمیر ہوتی رہے اور جاگ لگتی چلی جائے۔۔۔۔ خوبصورت مسجد ہی ہمارے کام نہیں آئے گی، خوبصورت مسجد بنا دینا ہی کافی نہیں ہے۔ اس کے اندر لگے ہوئے قیمتی فانوس جو ہیں یہ ہمارے کسی کام نہیں آئیں گے۔ بلند و بالا مسجد جو دور سے نظر آتی ہے ہمارے کسی کام نہیں آئے گی"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

"آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانے میں بلند و بالا مساجد تعمیر ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی، حقوق اللہ اور حقوق العباد سے بے بہرہ"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

پس یہ مسجد جو آج ہم نے بڑی قربانی کر کے بنائی ہے اس کو ایک خوبصورت عمارت کے طور پر بنا کر چھوڑ دینا ہمارا کام نہیں بلکہ اس کی خوبصورتی اس وقت مزید

بڑھے گی جب ہم بار بار یہاں آئیں گے"۔
(الفضل انٹرنیشنل 19 ستمبر 2008ء)

ہفتہ کے روز مسجد بیت النور کے افتتاح کی ایک باقاعدہ تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں بہت سے غیر از جماعت مہمانوں کا تانتا بندھ گیا۔ اس موقع پر عزت مآب جناب اسٹیفن ہارپر کینیڈا کے سابقہ وزیر اعظم بھی تشریف لائے۔

"گیارہ بج کر پانچ منٹ پر مسجد کے احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت جبکہ وزیر اعظم کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا اور ڈپٹی پریمیئر Ron Stevens نے صوبہ البرٹا کا پرچم لہرایا۔ کینیڈا کی سرزمین پر یہ پہلا موقع تھا کہ کسی ملک کے وزیر اعظم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لوائے احمدیت لہرانے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ ایسا واقعہ دنیا کے خطہ میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ پرچم کشائی کی اس تقریب کو بھی ملک کے سارے میڈیا نے cover کیا"۔ (الفضل انٹرنیشنل 19 ستمبر 2008ء)

اس تقریب میں وزیر اعظم کینیڈا کے علاوہ اپوزیشن پارٹی کے لیڈر اسٹیفن ڈیوآن، کثیر تعداد میں دیگر ممبران پارلیمنٹ اور بہت سے اعلیٰ سرکاری افسران و اہم آفیسرز نیز زندگی کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات بھی موجود تھیں۔

جناب عزت مآب وزیر اعظم کینیڈا نے اپنی تقریر میں کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت برداشت اور امن کے صحیح معنی جانتی ہے۔ اسلام کی نمائندگی بہت اچھی طرح کرتی ہے۔ احمدی کینیڈا کے ساتھ ہیں اور کینیڈا احمدیوں کے ساتھ ہے۔ احمدی تمام دنیا میں اپنی محبت اور خلوص کی وجہ سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ اسی طرح چند اور لیڈروں نے بھی انگریزی میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ

"اب میں چاہتا ہوں کہ مسجد کی تعمیر کے مقاصد آپ کو بتاؤں۔ ہماری مساجد دراصل اللہ تعالیٰ کی اُس برگزیدہ مسجد کے نمونہ پر بنائی جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے سب سے پہلے مکّہ میں بنائی گئی تھی"۔

مزید فرمایا کہ

"احمدیہ کمیونٹی کی مساجد سے آپ کا دل ہر قسم کے خوف سے مبرا ہونا چاہیئے۔ احمدیہ مساجد اس لئے بنائی جاتی ہیں تاکہ لوگوں کو ان کے خالق کی طرف بلایا جائے۔ ہماری مساجد کے مینار اس لئے بنائے جاتے ہیں تاکہ امن اور محبت کی روشنی دنیا میں پھیلائی جائے اور یقیناً اس مسجد کے مینار تعمیر کرنے کا یہی مقصد مدِّنظر تھا اور اسی طرح دنیا میں جہاں کہیں بھی احمدی مساجد جو حقیقی مساجد ہیں کے مینار ہیں ان میں یہ مقصد کارفرما رہا ہے۔ ہماری مساجد میں ہر وہ شخص عبادت کر سکتا ہے جو واحد و یگانہ خدا کی پرستش کرنا چاہتا ہو"۔

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ ستمبر 2008ء)

مسجد بیت النور کی تعمیر کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور موقع پر فرمایا کہ

"یہ مسجد بھی جیسا کہ میں گزشتہ خطبہ میں بتا چکا ہوں، بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ جب مَیں نے اس کی بنیاد رکھی تھی، اُس دن بارش بھی بڑی شدید تھی اور سڑکیں بھی ایسی تھیں، علاقہ بڑا عجیب لگ رہا تھا اور میں اس وقت یہ سوچ رہا تھا کہ یہاں مسجد تو بنا رہے ہیں لیکن بظاہر لگتا ہے کہ مسجد کی شایانِ شان جگہ نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام فرمایا کہ ان تین سالوں میں اس کے قریب ہائی وے بن گئی۔ سڑکیں بڑی خوبصورت بن گئیں۔ اس علاقہ کی سڑکیں بھی بہت اچھی ہو گئیں اور بہت سی نئی ڈویلپمنٹ ہوئی۔ مسجد کے سامنے ایک خوبصورت پارک بھی بن گیا اس کا بہت بڑا حصہ کونسل نے جماعت کو ہی Maintenance کے لئے دے دیا ہے پھر گزشتہ سال وہاں ریلوے سٹیشن بھی بن گیا جو مسجد سے صرف 10 منٹ کے پیدل فاصلے پر ہے اور شہر کی ہر جگہ سے ٹرین وہاں آتی ہے اس لئے وہاں تک پہنچنا بھی آسان ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بڑی تعداد دس پندرہ منٹ کی ڈرائیو پر اس کے قریب رہتی ہے۔ مسجد کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام سہولتوں کے سامان بھی مہیا فرما دیئے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے۔ ایئرپورٹ بھی وہاں سے 20 منٹ کے فاصلے پر ہے۔ اس مسجد نے علاقہ میں بھی اور پورے ملک بلکہ دنیا کی بھی توجہ اپنی طرف کھینچی ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جولائی 2008ء)

مسجد

منزہ ولی سنوری

بنایا ہے آج ہم نے گھر خدا کا
سجانا ہے اسے سجدہ والوں نے

سجدوں سے ملتی ہے ہر اک کو نجات
کھولا ہے یہ عقدہ گُر والوں نے

مسجد تو بنادی شب بھر میں
ایماں کی حرارت والوں نے

بھرنا ہے اسے اب چھوٹے بڑوں نے
مسیح کے پیارے راج دُلاروں نے

منڈلانا ہے اب گرد خلافت کے
شمع رسالت کے ان پروانوں نے

اینٹیں، پتھر خود جوڑھو کے نبیؐ نے
درسِ محبت دیا ان غلاموں نے

ہے کرنا قائم وہ درس نبیؐ کا
محبت کے شیدائی دیوانوں نے

صف بندی کرنا ہے ہمیں اب
بھرنا ہے اُن سب خلاؤں نے

وحدہٗ لاشریک ہے وہ باری ہستی
وِرد کرنا ہے اب سب مستانوں نے

دِن وُہ دُور نہیں ہر گز بھی اب
گُنجانا ہے ربوہ کو سب اذانوں نے

ترسی ہے فضا اللہ اکبر کے نغموں سے
مہکانا ہے اسے سب ترانے والوں نے

بنایا ہے آج ہم نے گھر خدا کا
سجانا ہے اسے سجدہ والوں نے

مساجد، اسلام اور مسلمانوں کی پہچان

سمیرا قربان — سسکاٹون نارتھ

مسجد وہ جگہ ہے جہاں مسلمان اپنے رب کی عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں جس طرح ہندو مندروں میں، عیسائی گرجہ گھروں میں اور سکھ گردواروں میں اپنی عبادات بجالاتے ہیں۔ لیکن مساجد اور دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں میں فرق ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان اللہ کی عبادت کہیں بھی کرسکتے ہیں جیسے کہ حدیث میں ہے

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

"ساری زمین میرے لئے مسجد کی طرح ہے"۔

(بخاری)

لیکن دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کو عبادت کے لئے اپنی مخصوص عبادت گاہوں میں جانا پڑتا ہے۔

اسلام میں مساجد کو بہت نمایاں اور اہم مقام حاصل ہے۔ جب پیارے آقا حضرت محمد ﷺ نے مکہ سے مدینے کی طرف ہجرت کی تو مدینہ پہنچنے پر سب سے پہلے ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔ اسلام میں نماز کا مقصد روح کی پاکیزگی، اخلاق کی اصلاح اور مسلمانوں کے مابین ہم آہنگی اور یگانگت پیدا کرنا ہے۔ روزانہ پانچ وقت کی نمازوں کے علاوہ جمعہ اور عیدین کے موقعوں پر خطبات دیئے جاتے ہیں جن کا موضوع اخلاقی، اصلاحی اور تربیتی پہلو یا حالات حاضرہ ہوسکتے ہیں اس طرح سے مسلمانوں کی اخلاقی تربیت اور روحانی نشوونما ہوتی رہتی ہے۔ جن کی وجہ سے وہ زمانہ شناس اور باہمی ہمدردی اور اخوت کے رشتوں میں بندھ جاتے ہیں۔

حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا۔

"مساجد کے لیے یاد رکھنا چاہیئے کہ مساجد دینی علوم سیکھنے کے لئے درسگاہوں کا کام دیتی ہیں اور تربیت کے لئے مساجد کا ہونا بہت ضروری ہے"۔

(21 دسمبر 1965ء جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب۔ خطباتِ ناصر صفحہ نمبر 61)

اگر مساجد کی طرز تعمیر کا جائزہ لیا جائے تو اس کی ساخت انتہائی کشادہ، روشن اور ہوادار ہوتی ہے۔ اس کی ساخت دراصل اسلام اور مسلمانوں کی پہچان کا ذریعہ ہے۔ مسجد کے بلند و بالا مینار مسلمانوں اور اسلام کے اعلیٰ اور بلند خیالات کے عکاس ہیں۔ اس کے وسیع و عریض احاطے اسلام اور مسلمانوں کی وسیع ذہنیت کی عکاسی کرتے ہیں اس کی روشنی اور صفائی اسلام اور مسلمانوں کی روشن خیالی اور ذہنی بالیدگی کی نمائندگی کرتی ہے۔

موجودہ حالات میں جائزہ لیا جائے تو آنحضرت ﷺ کی وہ حدیث یاد آتی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا تھا

"عنقریب ایسا زمانہ آئے گا جب ۔۔۔۔ اس زمانے کی مسجدیں بظاہر تو آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی"۔ (مشکوٰۃ، کتاب العلم باب الثالث صفحہ 38)

لیکن ہم احمدیوں کو اس سلسلے میں حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

"ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہیئے اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی ہے جیسا کہ پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 455)

اسی سلسلے میں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے فرمایا

"ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہوں گی۔ اپنے دلوں میں ابراہیمی صفات پیدا کرنی ہوں گی۔ اپنے عملوں کو بھی، اپنی عبادتوں کو بھی اس تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہوگا جس کا ہمیں خدا نے حکم دیا ہے عبادتوں کے یہ معیار قائم کئے بغیر ہم بھی وہیں کھڑے ہوں گے جہاں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آج وہ مسلمان کھڑے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانا"۔

پھر فرمایا

"لیکن آپ لوگ جو حضرت مسیح موعودؑ کو مان چکے ہیں واپس اس غار کی طرف نہ جائیں جہاں گہرے اندھیرے ہیں بلکہ نیکیوں پر قائم ہوتے ہوئے مسجدوں کو بھلائی، خیر اور روشنی کے مینار بنادیں"۔

(خطاب فرمودہ 3 اکتوبر 2003ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس معیار پر پہنچ سکیں جس پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ ہمیں لانا چاہتے ہیں۔ آمین۔

مسجد بیت الرحمٰن وینکوور

رقیہ باجوہ
سرے نارتھ وینکوور

ارضِ وینکوور کی شان، بیت الرحمٰن
میرے مولیٰ کا انعام، بیت الرحمٰن

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ جس نے جماعت احمدیہ وینکوور کو اس خوبصورت شہر میں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اپنی کم مائیگی اور وسائل پر نظر ڈالیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش دیکھیں تو دل شکر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

مسجد بیت الرحمٰن کی تعمیر و تکمیل کے دوران سالہا سال کی تاخیر و انتظار کے صبر آزما لمحات سے گزرنا پڑا۔ آخر 17 مئی 2013ء کو وہ دن آ ہی پہنچا جس کا برسوں سے انتظار تھا اور خوابوں کو تعبیر ملی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔'' بڑی شان سے پورا ہوا۔

محل وقوع

حسین وادیوں ،لہلہاتے کھیتوں، شور مچاتی آبشاروں نیلگوں جھیلوں، معتدل آب وہوا، رنگ و نسل کے تعصب سے پاک بحرالکاہل کے کنارے یہ شہر زمین کے آخری کنارے پر واقع ہے۔ اس کے جنوب مغرب (ساؤتھ ویسٹ) میں انتہائی خوبصورت اور سرسبز وشاداب علاقہ ہے مسجد بیت الرحمٰن افراد جماعت کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ یہاں سے شاہراہ 91 اور 17 اس طرح قریب سے گزرتی ہیں کہ مشرق، مغرب، شمال و جنوب کی طرف سے لوگ یکساں وقت میں مسجد پہنچ سکتے ہیں۔ نارتھ اور ویسٹ وینکوور یعنی شمال اور مغربی وینکوور سے اگر مسجد کی طرف آئیں یا ساؤتھ اور ایسٹ یعنی جنوب اور مشرق کی طرف سے جو امریکہ کا بارڈر ہے اور ایبٹ فورڈ کا علاقہ ہے، سب طرف سے مسجد پہنچنے کے لئے تقریباً 30 یا 35 منٹ کا فاصلہ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ گریٹر وینکوور سے مسجد تک کا فاصلہ تقریباً سب کے لیئے یکساں ہے اس کی آبادی 2.5 ملین ہے یہ بہت ہی گنجان آباد علاقہ ہے۔ اس جنت نظیر علاقے کے موسم خزاں کی بہار دیکھنے کے لئے دور دراز ملکوں سے سیاح آتے ہیں۔

ابتدائی حالات

جس طرح خشک زمین کو سیراب کرنے کے لئے بارش کا پہلا قطرہ موسلا دھار بارش میں تبدیل ہو جاتا ہے اسی طرح محترم چوہدری رشید احمد صاحب (مرحوم) کی فیملی سرزمین وینکوور پر 1966ء میں بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوئی۔ ان کی بیگم محترمہ قمر رشید صاحبہ کا کہنا ہے کہ ''ہم جب یہاں آئے تو خال خال مسلمان نظر آتے تھے۔ تنہائی کا شدت سے احساس ہوتا تھا اور دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی کہ اے خدا تو جلد اس شہر کو احمدیوں سے بھر دے اور یہاں پر جماعت قائم ہو۔

چنانچہ چند ہی سالوں میں بہت سے خاندان وینکوور آکر آباد ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1977ء میں باقاعدہ جماعت کا قیام ہوا۔ محترم بشیر احمد منصور صاحب مشنری انچارج کینیڈا تشریف لائے۔ الیکشن ہوا۔ محترم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب مرحوم جماعت احمدیہ وینکوور کے پہلے صدر اور محترمہ بشریٰ حسین بیگم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم لجنہ اماء اللہ وینکوور کی پہلی صدر منتخب ہوئیں۔

چند ہی سالوں میں خدا کے فضل سے افراد جماعت میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ چنانچہ 1982ء میں برنبی (Burnaby) میں پہلا مشن ہاؤس خریدا گیا۔ جلد ہی یہ جگہ بھی کم پڑ گئی۔ اس لئے اسے فروخت کر کے کلوورڈیل (Cloverdale) میں جگہ خریدی گئی لیکن یہ جگہ بھی بعض وجوہات کی بنا پر مسجد بنانے کے لئے موزوں نہ تھی۔ آخر کار 1995ء میں ڈیلٹا میں دریائے فریزر کے کنارے پر زمین خریدی گئی۔ جہاں آج مسجد بیت الرحمٰن تعمیر ہو چکی ہے۔

یہ ایک ایلیمنٹری سکول تھا جسے ڈیلٹا سکول بورڈ سٹور یج کے لئے استعمال کرتا تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

3.8 ایکڑ زمین کے اس رقبہ میں ایک سرسبز گراؤنڈ بھی تھا جہاں تمام تنظیموں کے سپورٹس ڈے اور ٹورنامنٹس ہوتے تھے۔ سکول کی عمارت میں تمام ذیلی تنظیموں کے

اجتماعی پروگرام باقاعدگی سے ہوتے تھے۔

1993ء میں مشنری انچارج محترم طارق اسلام صاحب (مرحوم) وینکوور تشریف لائے۔ مشنری ہاؤس خریدنے کے بعد 1997ء میں ایک سیکنڈ ہینڈ ٹریلر ان کی رہائش کے لئے خریدا گیا جس میں محترم مولانا طارق مرحوم بمعہ فیملی کے منتقل ہو گئے۔

مسجد جو اسلامی زندگی کا محور ہے جس کے بغیر جماعت اپنا تشخص کھو دیتی ہے امام کے پیچھے کھڑے ہو کر قیام رکوع و سجود بجالانے سے ایک تو اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے دوسرے خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور اس کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے۔ محترم مولانا طارق اسلام صاحب مرحوم کی شاندار قیادت میں ہر تنظیم نے بہترین کارکردگی دکھائی۔ چنانچہ مسلسل چھ سال تک یعنی 2002-1997ء تک لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ، انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ غرض ہر ذیلی تنظیم کینیڈا نے اوّل اور دوم پوزیشن حاصل کی۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مسجد مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مسلمانوں پر واضح کرتا ہے کہ ”سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے فائدہ کے لئے بنایا گیا تھا وہ بکہ یعنی مکّہ میں ہے۔ وہ تمام جہانوں کے لئے فائدہ برکت والا مقام اور موجب ہدایت ہے۔

(آل عمران آیت 97)

اللہ کے اس گھر کے بعد دنیا بھر میں لاکھوں بیت اللہ تعمیر کئے گئے۔ بہت سی احادیث ہیں جن میں آنحضرت ﷺ نے مسجد بنانے، مسجد میں جا کر عبادت بجالانے کو پسندیدہ ٹھہرایا۔

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لیے آتے جاتے دیکھو تو اس کے مومن ہونے کی گواہی دو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

” اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں“۔

(ترمذی ابواب التفسیر سورۃ التوبہ)

حضرت مسیح موعودؑ اپنا زیادہ تر وقت مسجد میں قرآن پڑھنے، درس و تدریس اور کتب کی تالیف فرماتے اور ملنے والوں کو دین حق کی تعلیم دیتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی۔ ”مبارک ومبارک وکل امرمبارک یجعل فیہ (براہین احمدیہ جلد 4 صفحہ 559) یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ اور ہر ایک امر مبارک اس میں کیا جاوے گا۔

ہمارا یہ مشن ہاؤس یقیناً ہماری امیدوں کا محور تھا۔ ایک امید تھی کہ اب جلد ہم مسجد بنائیں گے۔

تعمیر کریں گے ایک دن ہم یہاں مسجد ضرور
جس میں گونجیں گیں اذانیں پانچوں وقت
درس وتدریس قرآن روز ہی ہو گا جہاں
اور نمازیوں سے سجے گی اپنی مسجد پانچوں وقت

1997ء میں ہی حضور خلیفۃ المسیح الرابعؒ وینکوور تشریف لائے۔ محترم لطف الرحمٰن صاحب کی رہائش گاہ پر قیام فرمایا۔ 3 اکتوبر 1997ء کے خطبہ جمعہ میں حضورؒ نے اس جگہ مسجد تعمیر کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

مکرم لطف الرحمٰن صاحب نے مسجد کی تعمیر کے تمام اخراجات اٹھانے کی اجازت چاہی۔ حضورؒ نے فرمایا کہ ہماری یہ پالیسی ہے کہ چونکہ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہوتی ہے اس لئے کوئی بھی فرد جماعت اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس میں حصہ لینا چاہے تو اسے قبول کیا جائے گا۔ باقی کے اخراجات مکرم لطف الرحمٰن صاحب اٹھائیں گے اور اگر کوئی کچھ بھی نہیں دے گا تو لطف الرحمٰن صاحب اکیلے اس کے تمام اخراجات برداشت کریں گے۔

اس کے ساتھ ہی مسجد کی تعمیر کا پراجیکٹ شروع ہو گیا لیکن اس دوران بہت سی مشکلات اور رکاوٹیں پیدا ہونی شروع ہو گئیں۔ اور مسجد کی تعمیر کا کام التواء میں پڑ گیا۔ مشن ہاؤس کی عمارت چونکہ کافی پرانی تھی اس لئے جگہ جگہ چھت ٹپکنے لگی۔ جہاں سے چھت ٹپکتی وہاں بالٹی رکھ دی جاتی تھی۔ لیکن افراد جماعت اسی شوق اور جذبے سے تمام اجتماعی پروگرام میں شامل ہوتے رہے۔

17 اپریل 2003ء کو خلیفۃ المسیح الرابعؒ افراد جماعت سے جُدا ہو کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اس ناقابل برداشت صدمہ سے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے افراد جماعت کو نکالا اور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی سرکردگی میں جماعت پھر ترقی کی راہ پر گامزن ہو گئی۔

بیت الرحمان کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس بمعہ حضرت بیگم صاحبہ تشریف لائے محترم لطف الرحمٰن کی رہائش گاہ پر قیام فرمایا۔

11 جون 2005ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد حضرت سیدہ آپا جان صاحبہ اور محترم امیر صاحب کینیڈا کے علاوہ جماعت کے بہت سے معزز عہدہ داران اور واقفات نو بچی عمارہ کو بھی اس تقریب میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت احمدیہ وینکوور کو تین حلقوں، سرے ایسٹ، سرے ویسٹ، اور ڈیلٹا میں تقسیم کر دیا گیا۔ تینوں حلقوں نے اپنے اپنے نماز سینٹر زعارضی طور پر کرایہ پر لیئے۔

مشن ہاؤس کی عمارت منہدم کر دی گئی اب وہاں اینٹوں اور مٹی کے ڈھیر کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا مسجد کی تعمیر کا کام پھر التواء میں پڑ گیا۔ افراد جماعت کو کئی سال مشن ہاؤس میں مل جل کر کام کرنے، اجتماعی پروگرام، جلسے اجلاس، تبلیغی سرگرمیاں، رمضان المبارک میں درس القرآن، افطاریاں، اعتکاف پر بیٹھنے والوں کی خدمت، ٹورنامنٹس، غرض ہر کام، ہر خدمت کرنے میں یکجان تھے اچانک ان سب حالات کی وجہ سے شدید جذباتیت کی کیفیت تھی جنہیں الفاظ میں ڈھالنا بڑا مشکل ہے اکثر فیملیز سیر کے لئے باہر نکلتیں تو گاڑی مشن ہاؤس ڈیلٹا کی طرف بھی مڑ جاتی۔ بہنوں کا کہنا ہے کہ ہم تاروں میں جکڑے ہوئے بند گیٹ کے آگے کھڑے ہو کر درد دل سے دعا کرتیں کہ اے خدا ہمیں جلد مسجد عطا فرما اور سب روکیں دور فرما۔ بعض بزرگ بہنیں جو شروع سالوں سے کینیڈا آئی تھیں۔ اُن کو کہتے سنا کہ کاش ہماری زندگی میں مسجد بن جائے ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی مسجد دیکھ نہ سکیں۔

مسجد کی کمی اور اس کی اہمیت کا تجربہ ہم نے اپنی

آنکھوں سے دیکھا اور افراد جماعت کے درد کو محسوس کیا۔ اجتماعی پروگرام تو نہ ہو سکتے تھے لیکن اگر کسی شادی بیاہ پر ملتے یا کوئی جماعتی پروگرام ہال کرایہ پر لے کر کیا جاتا تو اس طرح ملتے جیسے برسوں کے بچھڑے ہوئے ملتے ہیں۔

آخر خدا خدا کر کے فروری 2012ء میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا اس سے پہلے کہ میں اس تعمیر کے مختلف مراحل بیان کروں مسجد بیت الرحمٰن کی اندرونی عمارت کا نقشہ مختصراً بیان کروں گی۔

مسجد بیت الرحمٰن کی عمارت دو منزلوں پر مشتمل ہے جس میں مشنری انچارج کی رہائش گاہ، بورڈ روم اور آفس، کلاس رومز، کچن اور ضیافت کا کمرہ، میت کو غسل دینے کا کمرہ، گیسٹ ہاؤس، جم جو اجتماعی پروگرامز کے لئے استعمال ہوتا ہے، کھلے باتھ روم جن میں وضو کے لئے اور نہانے کے لئے غسل خانہ بھی ہے نیز اوپر کی منزل پر جانے کے لئے دونوں اطراف میں سیڑھیاں اور ایک لفٹ کا بھی انتظام ہے۔ نقشہ پاس ہونے کے بعد تعمیری مراحل کی تکمیل کے لئے جو وقت ہمضری کنسٹرکشن نے کچھ اس طرح دیا تھا۔

فروری 2012ء میں تعمیر کا کام شروع ہو گا۔ مئی 2012ء میں بنیادیں رکھیں جائیں گی۔ اگست 2012ء میں دیواریں کھڑی ہوں گی۔ مینارہ اور چھتیں اکتوبر 2012ء میں اور گنبد نومبر 2012ء میں مکمل ہو گا۔

مسجد کی تکمیل کی متوقع تاریخ مارچ 2013ء تھی مسجد کی زمین 3.8 ایکڑ کے رقبہ پر مشتمل ہے۔ اس کی اندرونی جگہ 33,419 Square feet ہے۔ گنبد کی اونچائی 47 فٹ، مینارہ کی اونچائی 76 فٹ، مردانہ ہال میں 475 اور عورتوں کے ہال میں 475 بھی نمازی سما سکتے ہیں۔

چنانچہ مسجد بیت الرحمٰن کی تعمیر کے مراحل کمپنی نے کچھ اس طرح طے کئے کہ فروری 2012ء میں بنیادیں رکھی گئیں۔ جب 9 ستمبر 2012ء میں دیواریں کھڑی ہو گئیں تو بہت سے افراد جماعت اور عہدہ داران نے دریائے فریزر کے کنارے اس خوبصورت وادی میں تعمیر ہونے والی مسجد کے اس تعمیری مرحلے پر اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ ساری وادی نعروں کی گونج سے جھوم اٹھی۔ آخر کار سٹی آف ڈیلٹا نے مئی 2013ء میں مسجد استعمال کرنے کا پرمٹ دے دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ مسجد بیت الرحمٰن کی تعمیر کا کام محترم امجد خاں صاحب نیشنل سیکرٹری جائیداد کی زیر نگرانی انجام پایا۔

مالی قربانی

مسجد بیت الرحمٰن کے لئے فنڈ ریزنگ کی تحریک پر افراد جماعت نے دل کھول کر لبیک کہا۔ جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے بے شمار عورتوں نے فیملی کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کے علاوہ خود بھی اپنی محنت سے کما کر رقوم دیں۔ ایک بہن نے اپنا سارا زیور پیش کر دیا ایک بہن کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ اس وقت سونے کا ایک ہی کڑا ہے میں یہ مسجد کے لئے دینا چاہتی ہوں۔ بچیوں نے اپنی عیدیاں اور مختلف موقعوں پر ملنے والی رقوم اور جیب خرچ بچا کر دیئے۔ بعض بہنوں نے کیٹرنگ کر کے، سلائی کر کے اور کمیٹیاں ڈال کر اس کارِ خیر میں حصہ لیا۔

جماعت نے لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ایک اضافی فنڈ کی تحریک کی تھی۔ جس میں تینوں جماعتوں کی لجنات نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ باہر کی جماعتوں نے بھی بھرپور ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد

مسجد کی تکمیل ہوتے ہی خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھل گئے۔ ایک طرف پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کی خبر، دوسری طرف جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا کے وینکوور میں ہونے کی خبر، یہ سب کچھ افراد جماعت کے لئے انتہائی خوشی و مسرت کی خبر تھی ہر چہرہ شاداب اور پر مسرت نظر آرہا تھا۔ کام کرتے ہوئے آتے جاتے گلے ملکر ایک دوسرے کو مبارک باد دیتی کارکنات نظر آتی تھیں۔ صحن مسجد گل و گلزار بنا ہوا تھا۔ مسجد میں دن رات گہما گہمی رہتی۔ لجنہ کی ریجنل صدر محترمہ سارہ لئیق صاحبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبالیہ کے لئے

ہر روز لجنہ و ناصرات کے گروپس کو بلاتیں اور ہر روز فضا استقبالیہ نعروں اور ترانوں سے گونج اٹھتی۔ بس ایک عید نہیں بلکہ کئی عیدوں کا سماں نظر آتا تھا۔ لجنہ کی نیشنل صدر صاحبہ بھی چند دن پہلے تشریف لے آئیں اور تمام کارکنات کے ساتھ مل کر ہر کام میں ہاتھ بٹایا۔ جس میں عورتوں کے جلسہ گاہ میں صفائی، کرسیاں رکھنا، ضیافت کی تیاریاں، بچوں کے بیٹھنے کی جگہ، غرض ہر طرح سے ہمارا بھرپور ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

15 مئی 2013ء کو پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایئرپورٹ پر استقبال کے لئے محترم امیر صاحب کینیڈا اور چند نیشنل عاملہ ممبرز، ریجنل امیر صاحب اور لطف الرحمٰن صاحب حضور انور کو خوش آمدید کہنے ایئرپورٹ پر گئے۔ باقی تمام افراد جماعت مسجد میں انتظار کر رہے تھے۔

وینکوور ایئرپورٹ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ وینکوور پولیس کے حفاظتی انتظامات میں شام آٹھ بجے مسجد بیت الرحمٰن پہنچا۔ صحن مسجد رنگ برنگی مارکیوں، جھنڈیوں، جھلملاتی اور جگمگاتی روشنیوں اور رنگا رنگ پھولوں بھری کیاریوں سے سحر انگیز نظارہ پیش کر رہا تھا۔ جب حضور کا قافلہ مسجد بیت الرحمٰن کے گیٹ میں داخل ہوا اور فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ کوئی دل بھی اپنے اختیار میں نہ تھا۔ ہر ایک اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیقرار تھا اور زمین بیت الرحمٰن کا ذرہ ذرہ حضور انور ایدہ اللہ کے قدموں کی بلائیں لے رہا تھا۔ سرشار ہو رہا تھا، قربان ہو رہا تھا کہ کیسے نصیب

(بقیہ صفحہ نمبر 27 پر)

اسلامی معاشرہ میں مساجد کا کردار

نصرت ربانی ظہور
پیس ویلج ساؤتھ ایسٹ

اسلامی معاشرہ میں مساجد بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۚ فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ ۬ۚ وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ (اٰل عمران: 97-98)

ترجمہ: یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لیے بنایا گیا وہ ہے جو مکّہ میں ہے (وہ) مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لیے۔ اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں (یعنی) ابراہیم کا مقام اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہو گیا۔

قرآن مجید میں مذکور مساجد کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ مساجد بنی نوع انسان میں مساوات پیدا کرتی ہیں۔

۲۔ مساجد بابرکت اور مقدس مقام ہیں جو خدا کے ذکر کے لیے مخصوص ہیں۔

۳۔ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ یعنی تمام لوگوں کے لیے ہدایت کا موجب ہیں۔ جہاں دین کی تعلیم دی جاتی ہے۔

۴۔ مساجد امن کے قیام کا ذریعہ ہیں۔ انسانی ہمدردی کا عظیم جذبہ پیدا کرتی ہیں کیونکہ نمازوں میں ایک دوسرے سے مل کر حالات کا علم ہوتا ہے اور باہمی دکھ درد دور کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

۵۔ مساجد تنظیم سکھلاتی ہیں۔

مساجد اللہ کے نزدیک بہترین مقامات ہیں۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا"۔ (صحیح مسلم کتاب المساجد)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی نظر میں بستیوں کی سب سے پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔

مساجد کی اہمیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں تعمیر کروانے والوں کے لیے کثیر اجر و ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ مِثْلَہٗ۔

(مسلم کتاب المساجد)

ترجمہ: جو اللہ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس جیسا گھر جنت میں بناتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جنت کا ظل مسجد ہوتی ہے جس میں پانچوں وقت تمام مسلمان جمع ہو کر خدا تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے حالات سے بھی باخبر رہتے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 140)

نماز باجماعت کے بے شمار فوائد و برکات ہیں۔ زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے۔

فخر موجودات آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نماز باجماعت اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے بہتر ہے"۔ (بخاری و مسلم)

نماز باجماعت کے ذریعہ اجتماعی دعا کی توفیق ملتی ہے۔ غلبہ اسلام اور تبلیغ حق کے لیے اجتماعی کوششوں کی فکر فروغ پاتی ہے۔ باہمی تعاون اور ہمدردی کا سبق ملتا ہے۔ بار بار اکٹھے ہونے سے ایک دوسرے سے تعارف حاصل ہوتا ہے۔ ضرورت مندوں کے کام آنے کے مواقع میسر آتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لیے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ" کہ اللہ کی مسجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔

(ترمذی ابواب التفسیر سورۃ توبہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مسجد کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا: "یہ ایک روحانی فتح کا پروگرام ہے جس کا جغرافیائی اور سیاسی غلبہ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ یہ ایک دل جیتنے کا منصوبہ ہے جس کا جبر و اکراہ سے کسی قسم کا واسطہ نہیں۔ یہ ایک عقل و دلیل کی جنگ ہے جس کا تیر و تفنگ، توپوں اور راکٹوں سے کوئی بعید کا بھی علاقہ نہیں۔ یہ ایک امن کا پیغام ہے جو دلوں کی وجدانی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ایک نئی تہذیب اور نئے تمدن کا سوال ہے جو اس زمانے کے تمام مسائل کا حل اور مادی دور کی ہر بے چینی کا علاج پیش کرتا ہے۔ یہ انسان کو انسان سکھلانے کے بعد اسے اپنے رب اور اپنے خالق سے ملانے کا ایک عظیم پروگرام ہے جو صرف اس دنیا میں ہی وصل خداوندی کے وعدوں پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اس دنیا میں ہی وصل الٰہی کی ایک قوی امید دلاتا ہے اور اپنی تائید میں قطعی

(بقیہ صفحہ نمبر 27 پر)

(بقیہ از صفحہ نمبر25)

جاگے ہمارے، اتنی ڈھیر ساری اکٹھی خوشیاں مل گئیں الحمدللہ۔

19 مئی 2013ء جمعہ کے خطبہ میں سورۃ التوبہ آیت 18 کی تلاوت کے بعد فرمایا: ”آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے اس صوبے میں جو برٹش کولمبیا کہلاتا ہے جماعت احمدیہ کو اپنی مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ گو یہاں آپ میں سے بعض خاندانوں کو چالس سال یا شاید پچاس سال بھی ہو گئے ہوں گے بہر حال پچیس سے تیس سال کے عرصہ سے یہاں رہنے والے تو یہاں کافی تعداد میں ہیں لیکن مسجد بنانے کی توفیق آپ کو اب مل رہی ہے“۔

جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا 18 اور 19 مئی کو بیت الرحمٰن ہی میں منعقد ہوا۔ ویسٹرن کینیڈا کی تاریخ میں یہ پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں خلیفہ وقت موجود تھے۔ اسی طرح اس جلسہ کی حاضری بھی مثالی تھی۔ کیونکہ کینیڈا کے مختلف علاقوں اور امریکہ سے بھی لوگ شرکت کے لئے آئے۔

مسجد کے افتتاح کے وقت میڈیا اور غیر از جماعت کی تعداد مثالی تھی۔ تقریباً 67٪ غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدوں پر فائز بارہ 12 مہمانوں نے خطاب کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ انشاء اللہ نئی مسجد بہت سی غلط فہمیاں دور کرنے میں مدد دے گی۔

19 مئی 2013ء حضور انور ایدہ اللہ جلسہ کی کاروائی کے دوران رونق افروز ہوئے۔ تنظیموں میں ایوارڈز دینے کے بعد تعلیمی ایوارڈز بھی طلباء میں اپنے دست شفقت سے تقسیم فرمائے۔ الوداعی خطاب کے بعد حضور انور نے نماز ظہر اور عصر پڑھائی۔

22 مئی 2013ء کو حضور کی روانگی تھی آج ہر چہرہ اداس تھا کہ یہ دن تو بہت جلد گزر گئے۔ اہل برطانیہ کی قسمت پر رشک آتا ہے جن پر روز ہی عرفان کی بارش ہوتی ہے۔ اشکبار آنکھوں، افسردہ دلوں سے ہر ایک نے حضور کو رخصت کیا خدا کرے کہ ہم وفا سے اپنے عہد پورے کرنے والے ہوں اور یہ مسجد نمازیوں سے بھری رہے۔ آمین۔

(بقیہ از صفحہ نمبر26)

شواھد پیش کرتا ہے اور دکھلاتا ہے کہ اس راستہ پر چل کر پہلے بھی ہزار ہا بندگانِ خدا۔۔۔ خدا نما انسان بن گئے۔

(منقول از احمدیہ گزٹ یو ایس اے اکتوبر 1994ء)

مساجد کے عبادت کے علاوہ مذہبی، سماجی اور ثقافتی مقام بھی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسجد نبوی اس زمانہ کا مدرسہ، مکتب اور تربیت گاہ تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ ہماری جو بھی مسجد بنے اس کی خالص بنیاد تقویٰ اللہ پر ہو اور ہمیشہ ہمارا شمار اللہ تعالیٰ کے عبادت گزاروں میں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں اور اپنی ساری مرادیں اور خواہشیں اس کے حضور پیش کرنے والے ہوں اور اس خدا کو سب قوتوں کا مالک اور سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوں اور خالص اسی کے ہو جائیں اور اسی کے حکم کے مطابق و موافق مساجد کو آباد کرنے والے بھی ہوں۔ یہ مسجد بھی اور دنیا میں جہاں بھی جماعت کی مساجد ہیں اللہ کرے کہ وہ گنجائش سے کم پڑنے لگ جائیں اور نمازیوں سے چھلک رہی ہوں۔ یاد رکھیں اسلام اور احمدیت کی فتح اب ان مساجد کو آباد کرنے سے ہی وابستہ ہے۔ پس اے احمدیو! اٹھو اور مساجد کی طرف دوڑو اُن کو آباد کرو تا کہ الٰہی وعدوں کے مطابق ہم جلد از جلد اسلام اور احمدیت کی فتح کے دِن دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور یہ دن دیکھنے نصیب کرے۔ آمین۔ (خطبہ جمعہ 3 اکتوبر 2003ء)

(بقیہ از صفحہ 12)

اور ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ مساجد ہمیشہ اللہ کی ملکیت قرار دی جائیں۔ پس اے لوگو تم ان میں اس کے سوا کسی کو مت پکارو۔

مساجد اور ذکرِ الٰہی

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۹﴾ (الرعد:29)

اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔

مسجد جانے والوں کو روکنے والوں کا انجام

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ (البقرۃ:115)

اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جس نے اللہ کی مساجد سے لوگوں کو روکا کہ ان میں اسکا نام لیا جائے اور انکی ویرانی کے درپے ہو گیا ان لوگوں کے لیے مناسب نہ تھا کہ ان مساجد کے اندر داخل ہوتے مگر خدا سے ڈرتے۔ ان کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لیے بڑا عذاب مقدر ہے۔ الغرض یہ ایک وسیع مضمون ہے جسکا چند سطور میں احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

صد شکر ہے خدایا، صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ثمینہ ظفر
پریس ویلج سینٹر ویسٹ

الحمد للہ ، ثمّ الحمد للہ۔ آج بروز منگل یکم مارچ 2016ء، محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ کینیڈا دوسری مرتبہ باترجمہ قرآن پاک کا دور مکمل کرنے کی سعادت پا رہی ہے۔ پہلا دور 27 اپریل بروز منگل 2005ء سے 12 اپریل بروز منگل 2010ء تک کا تھا یعنی پورے 5 سال اور دوسرا دور 4 مئی 2010ء سے آج یکم مارچ 2016ء تک یعنی تقریباً پورے 6 سال۔ اس مرتبہ اس کلاس میں اللہ کے فضل سے ٹورانٹو کے علاوہ کینیڈا کے دوسرے شہروں سے بھی لجنات شامل ہوئی ہیں ہم کینیڈا کی لجنات اس لحاظ سے انتہائی خوش قسمت ہیں کہ ربوہ کے بعد بیرون ممالک میں سے کینیڈا ان چند ممالک میں سے ہے۔ جہاں ایسی بہنیں ہیں جو قرآن کا علم بھی رکھتی ہیں اور پڑھانے کا شوق اور جذبہ بھی کیونکہ ہر جگہ ایسا نہیں اور جب ایسی کسی بہن سے بات ہو تو انہیں ہم پر رشک آتا ہے پچھلے دنوں میری بہن پاکستان سے آئی ہوئی تھی۔ جب اس نے یہاں ہمارا عورتوں کا ہر وقت نمازوں پر جانا، اجلاس اور اجتماعات دیکھے اور پھر آخر میں میں اسکو اپنی قرآن کلاس پر بھی لے آئی تو بیتِ مریم سے نکلتے ہوئے میری ایک دوست کے پوچھنے پر کہ کینیڈا کیسا لگا۔ اُس نے بڑے رشک سے کہا آپ لوگ تو بڑے خوش قسمت ہیں ایسی جگہ آ گئے ہیں جہاں دین بھی ہے اور دنیا بھی۔ الحمد للہ علی ذٰلک۔

ہماری یہ ترجمۃ القرآن کلاس جو گزشتہ 11 سال سے جاری ہے اور بہت سے لوگوں کی زندگی کا ایک حصہ بن چکی ہے اور منگل والے دن کلاس میں نہ بھی جاؤ تو دل وہیں پہ اٹکا رہتا ہے۔ اللہ کے فضل سے پورا قرآن کریم لفظی ترجمے اور تفسیر کے ساتھ پڑھا پہلی کلاس میں حضرت مسیح موعودؑ کی 3 کتب، مسیح ہندوستان میں، اسلامی اصول کی فلاسفی اور فتح اسلام۔ لیکن دوسری کلاس میں صرف توضیح مرام پڑھی اور مترجم نماز بمع تفسیر اور فقہ کے روز مرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل جو بہنوں کو درپیش ہوتے وقتاً فوقتاً کلاس کا حصہ بنتے رہے۔ اسکے علاوہ اسلامی تاریخ کے وسیع علم اور واقعات سے بھی کافی حد تک آگہی ہوئی۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ کبھی سستی اور کبھی دُنیا داری کے دھندوں کی وجہ سے بعض دفعہ کلاس میں تاخیر سے جانا ہوتا جب محض 15، 10 منٹ رہ جاتے۔ جاتے وقت تو احساس اور شرمندگی حاوی ہوتا لیکن کلاس سے نکلتے ہوئے خوشی کا ہر احساس غالب ہوتا کہ ایسی بات سیکھ کر آئی ہوں جو پہلے علم میں نہ تھی اور میرے خیال سے ساری کلاس کی بہنیں اس بات سے اتفاق کریں گی کہ ہر کلاس کے بعد اللہ کے فضل سے ترجمہ سیکھنے کے علاوہ انکے علم میں کوئی نئی دعا، حدیث یا اسلامی تاریخ سے واقعہ ضرور ہوتا ہے۔ جسے وہ گھر آکر اپنے گھر والوں سے Share کر سکیں یا موقع کی مناسبت سے اپنے جاننے اور ملنے والوں کو بتا سکیں۔

میں نے اللہ کے فضل سے اپنی والدہ مرحومہ فاطمہ چیمہ صاحبہ اہلیہ محمود احمد صاحب چیمہ مرحوم مبلغ انڈونیشیا سے قرآن کریم ترجمہ کا پڑھا تھا۔ لیکن اس عمر میں زندگی کا کوئی تجربہ نہ تھا اس لئے اب جو پڑھا ہے تو صحیح سمجھ آئی ہے اس کلاس سے محبت کی ایک وجہ میرا ایک ذاتی تجربہ بھی ہے کیونکہ اپنی والدہ کے بتائے ہوئے حالات کہ انہوں نے کس طرح قرآن سیکھا تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان کرنا چاہتی ہوں کہ کیا ہمارے بزرگوں کے جذبے، حوصلے اور قربانیاں تھیں اور جب اللہ کے فضل سے ہمیں کیا کیا سہولتیں میسر ہیں۔

میری والدہ تحصیل علم کے لئے سیالکوٹ سے قادیان تشریف لے گئیں اور وہاں ماریشس کے پہلے مبلغ مکرم صوفی غلام محمد صاحب کے گھر رہ کر میٹرک کیا۔ وہ بتاتی ہیں کہ صوفی صاحب بہت مصروف رہتے تھے اور وقت بالکل نہیں ہوتا تھا اور میں گاؤں سے گئی تھی میرا قرآن پاک کا تلفظ بڑا غلط تھا۔ صوفی صاحب روزانہ دو میل کے قریب پیدل چلا کرتے تھے اور بہت تیز چلتے تھے اور میں سیپارہ پکڑ کر ان کے پیچھے بھاگتی ہوئی جاتی تھی اور اس طرح پہلے میں نے ناظرہ قرآن کریم کا تلفظ ٹھیک کیا اور پھر ترجمے سے پڑھا اور اس قدر شوق اور محنت سے جو علم انہوں نے حاصل کیا تھا اسکا حق ساری عمر اس طرح ادا کیا کہ کثرت سے قرآن کریم ناظرہ اور خاص طور پر ترجمہ کیساتھ لڑکیوں کو پڑھایا اور جب اپنی آخری بیماری میں ہسپتال میں داخل ہوئیں تو یہی فکر دامن گیر تھی کہ جن بچیوں کو قرآن پاک شروع کروا رکھا ہے ختم کروانا ہے انکی شادیاں ہو گئیں تو قرآن کریم رہ جائے گا۔

آخر میں مَیں ساری کلاس کی طرف سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے باجی امتہ الرفیق ظفر صاحبہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اس احسانِ عظیم کی اصل جزاء تو محض اللہ تعالیٰ ہی انہیں دے سکتا ہے میں تو صرف یہ خواہش رکھتی ہوں کہ خدا تعالیٰ آپکے اور ہم سب کے حق میں وہ سب فضل فرما دے جس کا اس نے قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے والوں سے وعدہ کر رکھا ہے اور جو کچھ ہم نے اس کلاس سے سیکھا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

میرے شکریہ کے الفاظ مکمل نہیں ہوں گے اگر میں باجی امتہ الرفیق ظفر صاحبہ کے ساتھ انکے محترم خاوند مکرم ظفر احمد صاحب کا شکریہ ادا نہ کروں جو کہ

(بقیہ صفحہ نمبر 29 پر)

محفلِ مشاعرہ وان ایسٹ

عابدہ بشریٰ سیکرٹری اشاعت

جماعت کے کیلنڈر پر بار بار نظر دوڑانے کے بعد بڑی مشکل سے 12 فروری 2016ء ایسی تاریخ نظر آئی کہ ہم اس دن مشاعرہ کا انعقاد کرنیکا سوچنے لگے۔ کافی سوچ وبچار کے بعد طے پایا کہ یہی تاریخ ٹھیک ہے۔ اگرچہ موسم غیر معمولی سردی اور برفباری کی وجہ سے ساتھ نہیں دے رہا تھا مگر ہماری لجنہ کا جذبہ ہمت وشوق بلند تھا جس نے موسم کی سختی کو مات دے کر مشاعرہ کے انعقاد پر اپنی رائے دے دی۔ خاص طور پر ہماری سیکرٹری تبلیغ محترمہ حرا اِسلام صاحبہ جو اس مشاعرہ کے انعقاد کی روح رواں تھیں وہ خود بھی شاعرہ ہیں اور اس مشاعرہ کی کامیابی میں اُن کی بھرپور کوششیں شامل ہیں۔ چنانچہ مشاعرہ سے ایک دن پہلے مشاعرہ ٹیم نے مقامِ مشاعرہ کو جو کہ ہماری ایک لجنہ ممبر کے گھر کی بیسمنٹ تھا کو نہایت نفاست سے سجاوٹی سامان گاؤ تکیوں اور موم بتیوں کی مدد سے خوب سجایا۔ سٹیج بھی بہت خوبصورت تھا جو ہر آنے والے کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ سخت سردی کے باوجود اس خوبصورت ماحول اور ہماری لجنہ کے رنگارنگ ملبوسات اور خوشی نے موسم کی سختی کے اثر کو زائل کر دیا۔

اس مشاعرہ کے انعقاد کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک حصہ لوکل اور مہمان شعراء کے کلام پر مشتمل تھا جبکہ دوسرے حصے میں ممبرات لجنہ نے اپنی پسند کے شعراء کا کلام اپنے اپنے انداز میں پیش کیا۔

صدر مشاعرہ کے فرائض محترمہ امۃ القدوس قدسیہ صاحبہ نے انجام دیئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قران کریم اور اسکے ترجمہ سے ہوا۔ پھر درثمین سے ایک نظم پیش کی گئی۔ پھر میزبانی کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے محترمہ حرا اسلام صاحبہ نے اپنی نظم سے اس مشاعرہ کا باقاعدہ آغاز کیا۔ اس کے بعد لوکل شعراء میں سے محترمہ امۃ السمیع صاحبہ، محترمہ شاہدہ شاہد صاحبہ، محترمہ آصفہ طاہرہ صاحبہ اور محترمہ فرخ دلدار صاحبہ نے اپنا اپنا خوبصورت کلام پیش کیا۔ دورانِ مشاعرہ وقتاً فوقتاً مزیدار سونف، پان مصالحہ، چاکلیٹ، اور سویٹس بھی سب کی خدمت میں پیش کیا جاتا رہا۔ مہمان شعراء میں محترمہ شبانہ شفیق صاحبہ، محترمہ سعدیہ دلدار صاحبہ اور محترمہ شاہدہ خان صاحبہ نے اپنی دلچسپ شاعری سے سب کو لطف اندوز کیا۔

اس کے بعد ریفریشمنٹ کا وقفہ دیا گیا اور ہماری ضیافت کی ٹیم نے تمام ممبرات لجنہ کو انکی جگہ پر لوازمات اور کشمیری چائے پیش کی۔ اس کے بعد انتخاب سخن کے پروگرام میں چند ممبرات نے اپنی پسند کے شعراء کا کلام سنایا۔ جس میں بابا بلھے شاہ کا کلام بھی شامل تھا۔ پروگرام کے آخر میں صدرِ مشاعرہ نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے موسم کی خرابی کے باوجود تشریف لا کر پروگرام کو کامیاب کیا۔

(بقیہ از صفحہ 28)

باقاعدگی سے باجی کو بیت مریم لاتے رہے اور اسکے بعد انہوں نے اپنے کام پر جانا ہوتا تھا جس کی فکر اکثر باجی کو لاحق ہوتی۔ مجھے اس بات کا خیال کچھ اس طرح آیا کہ اکثر میں نے انہیں باجی کے انتظار میں سڑک پر گاڑی میں سبزی والے کے پاس یا مسجد کی طرف جاتے ہوئے دیکھا اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزا دے اور ساتھ ہی ان سارے خاوندوں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جو اپنی خدمت دین کرنے والی بیویوں کا ساتھ دیتے ہیں کیونکہ میرے خیال سے کوئی بھی عورت یکسوئی سے خدمت دین بجا نہیں لا سکتی جب تک کہ خاوند کا تعاون نہ ہو۔

قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا
قرآن دل کی قوت قرآن ہے سہارا

بخارِ دل

درخواستِ دُعا

- محترمہ راشدہ مظہر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جماعت ویسٹن از لنگٹن النساء کی تمام قاری بہنوں سے درخواست ہے کہ مجلس ویسٹن از لنگٹن کی جماعتی کاموں میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی کے لئے دعا کریں۔ تا خدا تعالیٰ اس مجلس کی کامیابیوں کے سفر کو اپنی نصرت اور تائیدات سے نوازے۔ آمین۔
- عطیہ خان صاحبہ آف مالٹن جماعت اپنے اور خاندان کی صحت وسلامتی کے لئے درخواستِ دُعا کرتی ہیں۔
- امتہ الرشید صاحبہ آف وینیپیگ جماعت اپنا Asylum Case پاس ہونے کی خوشی میں درخواستِ دُعا کرتی ہیں۔

تتلی

تیار کردہ: طاہرہ نسیم

کسی نیکی کو ادنیٰ مت جانو

پیاری بچیو !

ایک دفعہ جنگل کا بادشاہ شیر تھک کر ایک درخت کے نیچے سو رہا تھا اُسی درخت کی بِل سے ایک چوہا نکلا اور شیر کی گردن پر چڑھ کر اُس کے بالوں سے اٹھکیلیاں کرنے لگا۔ شیر کی آنکھ کُھل گئی۔ چوہے کو دیکھ کر اُسے شدید غصہ آیا اُس نے چوہے کو اپنی مٹھی میں لیا اور جان سے مارنے لگا تو چوہا بے چارہ بولا! اے جنگل کے بادشاہ مجھے معاف کر دو میں نے غلطی کی ہے آج اگر تم میری جان بخشی کرو گے تو میں ضرور ایک دن تمہارے کام آؤں گا۔ شہر ہنس پڑا اور بولا تُو اور میرے کام آئے گا۔ ہا ہا۔ جاؤ جا کر کھیلو۔

چند ہی دنوں بعد چوہے نے شیر کی دھاڑ سُنی۔ باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ شیر ایک شکاری کے لگائے ہوئے جال میں پھنسا ہوا ہے اور بے بس ہے۔ چوہا بولا بادشاہ سلامت فکر نہ کرو میں ابھی تمہاری مدد کرتا ہوں اور کہہ کر اپنے تیز دانتوں سے جال کاٹنے لگا تھوڑی ہی دیر میں جال کٹ گیا اور شیر شکاری کے آنے سے پہلے ہی رِہا ہو گیا۔ شیر نے چوہے کا شکریہ ادا کیا اور کہا واقعی کوئی نیکی چھوٹی نہیں ہوتی۔ اگر میں اُس دن تمہیں آزاد نہ کرتا تو آج خود بھی مارا جاتا۔

پیاری بچیو!

آپ اس کہانی کے نتیجے سے اتفاق کرتی ہیں ناں!۔ آپ بھی اپنی زندگی میں کسی نیکی کو ادنیٰ مت جانیں۔ ہر نیکی اپنے اندر بہت طاقت رکھتی ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

مشکل لفظ	معانی	مشکل لفظ	معانی
اٹھکیلیاں کرنا	شرارتیں کرنا	بھینچا	زور سے پکڑا
ادنیٰ	چھوٹی۔ کم تر	جان بخشی کرنا	معاف کر دینا
		دھاڑ	اونچی آواز

جواب بتائیں

2 + 7 + 3 = 54

3 + 5 + 3 = 56

3 + 5 + 4 = 72

6 + 2 + 3 = ?

بوجھو تو جانیں!

پیاری بچیو!

1۔ وہ کونسی چیز ہے جسے زمین پر پھینکیں تو وہ نہیں ٹوٹتی لیکن پانی میں پھینکنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

2۔ ایک آدمی کے دونوں ہاتھوں کی چھ اُنگلیاں ہیں۔ سب لوگ اُسے اکبر کہتے ہیں۔ کیوں؟

3۔ کرکٹ کے ایک Over میں کتنے بال پھینکے جاتے ہیں؟

4۔ وہ کونسی چیز ہے جو up اور down جاتی ہے لیکن حرکت نہیں کرتی۔

5۔ دو ملکوں A, B کے بارڈر پر ایک ایکسیڈینٹ ہوتا ہے۔ آپ زخمیوں کو کس ملک میں دفنائیں گے؟ ملک A میں یا B میں

جوابات: ①۔ سایہ Reflection۔ ②۔ کیونکہ اُسکا نام ہی اکبر ہے۔ ③۔ ایک بال۔ وہ چھ دفعہ پھینکا جاتا ہے۔ ④۔ Temperature۔ ⑤۔ نہ A میں نہ B میں کیونکہ زخمیوں کو دفناتے نہیں ۔

47 پہلے تمام اعداد کو آپس میں ضرب دیں پھر اِس جواب میں تمام کو جمع کر لیں۔